صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 13 جنوری 2014ء

(بمطابق 11 ربیع الاول 1435 ہجری)

جلد 9 شمارہ 5

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	137
2۔ رسمی کارروائی	138
3۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	146
4۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	184
5 ۔ قراردادیں	185
6۔ اراکین کی رخصت	187
7 - تحریک التواء	188
8۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	192

9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا، وزراء کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات
مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا 202
10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا، وزراء کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات
مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا 203
11۔ مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ
آف ہیومن رائٹس مجریہ 2014) 204
12 ۔ مسودہ قانون کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ
آف ہیومن رائٹس مجریہ 2014) 204

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 13 جنوری 2014ء بمطابق 11 ربیع الاوّل 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ○ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ○ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ○ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمد ﷺ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ وآخرُ دَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ، جزاکم اللہ۔
جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر!
جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل الہی خان۔

رسمی کارروائی

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: سپیکر صاحب، تهینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، د نن نه دري ورځې مخکښې او پرون په جناب امیر مقام صاحب باندې چې کومه خودکش حمله شوې ده او هغه سره کوم ملګری شهیدان شوی دی، جناب میان مشتاق صاحب چې یو ډیر ښه کارکن وو د عوامی نیشنل پارټئ، په هغه باندې چې کومه حمله شوې ده او جناب! د هغې نه علاوه قاری جعفرصاحب چې د پاکستان تحریک انصاف کراچئ کښې د لوکل باډیز امیدوار وو او جناب سپیکرصاحب! د هغې نه علاوه مسعود بهټی صاحب، زه اپیل کوم چې د هغوی د پاره دعائے مغفرت وشی او مونږ چې کوم دے شدید الفاظ سره مذمت کوؤ، چې کوم د اسلام دشمنان دی، د دې ملک دشمنان دی او د دې خاورې دشمنان دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مفتی جانان صاحب سے گزارش ہے کہ وہ شہداء کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔
جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے دعا ہو جائے پھر اسکے بعد کر لیں، دعا ہو جائے۔
(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)
جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: شکریه جناب سپیکر۔ دعا خو مونږ وکړه او دا کوم واقعات چې شوی دی، د دې مونږ پرزور مذمت هم کوؤ او مونږ هغه د دې خاورې او د دې وطن هغه شهیدانو ته خراج عقیدت پیش کوؤ چې د دې خاورې د تحفظ د پاره د خپل بچو د مستقبل د پاره هغوی شهادتونه ورکړل، قربانیانې ئے ورکړې، الله دې ورته په جنتونو کښې ښه مقام نصیب کړی۔ جناب والا، داسې ده چې حالات

دي حد ته رااورسيدل چې زما خيال دے په دې يوه هفته کښې پرله پسې لګيا دی روزانه دا واقعات کيږی۔ په دې باندې چيف منسټر صاحب هم ناست دے، دلته تشريف ايښودے دے په هاؤس کښې، زما د حکومت نه، د مرکزی حکومت نه او صوبائی حکومت نه دا پرزور مطالبه ده چې جی دا لاشونه اوچتول نن مونږ په دې خبره باندې يقيناً چې ستړی شو، ټول سياسی قوتونو د پاکستان مينډيټ ورکړے دے، حکومت ته ئے مينډيټ ورکړے دےچې هغوی که په مذاکراتو او که په هره طريقه باندې وی چې دا مسئله حل کړی، نور مونږ د دې متحمل کيدے دا قوم نشی۔ صوبائی حکومت د خپل Role اولوبوی په ديکښې، هغه د مرکزی حکومت سره رابطه وکړی او که نشی نو خپله باندې دې که په خبرو اترو، که په هره طريقه باندې وی چې په دې خطه کښې د امن و امان د پاره خپل کردار اولوبوی۔ جناب والا! بهته خوری، ټارګټ کلنګ، بم بلاسټنګ دا دې حد ته راغلی دی جی چې د جنازې ټائم هغوی بيګاه يوولس بجې د مياں مشتاق صاحب ايښودے وو او بيا ئے ټائم د دې وجې نه بدل کړو چې په ديکښې څه پيښه ونشی۔ ټهيک په ګياره بجې باندې هلته دهماکه وشوه، ښه وه چې هغه ټائم بدل شوے ووګنې چې هغه نقصانونه به کوم حد ته رسيدلی وو، نو زما به دا مطالبه وی چې نن وخت دې حکومت، د لاء اينډ آرډر او د دې ملک د باشندګانو د تحفظ ذمه واری د حکومت وقت ده چې هغه دې قوم له نور تحفظ ورکړی او کوم مينډيټ چې مونږ ورکړے دے که په مذاکراتو ئے کوی او که هره طريقه ئے کوی خو دلته مونږ ته امن پکار دے په دې خطه کښې، مونږ دا نور برداشت کولې نشو۔ جناب والا! زه يوه خبره بله کوم د فضل الهیٰ خان هيره شوه۔ پيښور ښار کښې د نن نه يوه ورځ مخکښې يو ډير لوئې نقصان شوے دے او 120 دکانونه سوزيدلی دی، په هغې کښې هم دوه تنه په حق رسيدلی دی، دريِ تنه۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: ورونه دی۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: هغوی ورونه دی د يو خاندان او هغوی چې کوم Early estimates دی نو په هغې کښې د اتيا کروړو روپو د غريبانو خلقو چې هغوی کباړ خرڅولو، د هغوی نقصانات شوی دی نو زما به د حکومت نه دا مطالبه وی چې د هغوی په

حالات باندې هم رحم وکړی او هغوی ته څه Compensation او څه معاوضه ورکړی۔ ډیره مهربانی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! جو یہ ٹارگٹ کلنگ اور جو بھتہ خوری اور جس قسم کے واقعات ہمارے کے پی کے میں اور پورے ملک میں ہو رہے ہیں لیکن اس کیلئے سر، ہم لوگ اب اس میں یوں سمجھ رہے ہیں کہ ہم لاشیں اٹھاتے اٹھاتے تھک گئے ہیں اور ابھی ہم نے اور کتنی لاشیں دینی ہیں؟یہاں پر بیٹھے ہوئے ہر شخص کو Threat ہے، ہمارے معصوم لوگوں کو دھمکیاں مل رہی ہیں، ہمارے لوگ جو ہیں، وہ شہید ہو رہے ہیں، کسی کو بھتہ خوری کے ذریعے بلیک میل کیا جارہا ہے، کوئی کاروبار نہیں کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے سی ایم صاحب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ سی ایم صاحب! جب بھی ہم لوگ بات کرتے ہیں تو آپ لوگ کہتے ہیں کہ یہ چونکہ ہم تمام لوگوں نے اور تمام پارٹیوں نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے مرکزی گورنمنٹ کو، تو آپ لوگ یہی بات کرتے ہیں کہ چونکہ یہ مرکز کا معاملہ ہے تو خدا کیلئے یا تو مرکز سے آپ پوچھیں کہ انہوں نے اس میں کیا پیش رفت کی ہے؟آخر آٹھ مہینے ہو گئے ہیں اور آٹھ مہینے میں ایک جو مردار ہو جاتا ہے، حکیم اللہ محسود صاحب، تو اس کو شہید بنا دیتے ہیں اور پھر اسکے بعد کہتے ہیں کہ جی مذاکرات جو ہیں، تو وہ ختم ہو گئے ہیں اور یہ ہو گیا ہے، وہ ہو گیا ہے۔ سر، ایک بندے کے مر جانے سے مذاکرات کا راستہ رکتا نہیں ہے، آج ہمارے صوبے میں جگہ جگہ لاشیں بکھری ہوئی ہیں، آج جگہ جگہ وہ ماتم ہو رہے ہیں، آج جگہ جگہ پہ ہم لوگوں کی اس چیز پہ ایک دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی ہماری ہو رہی ہے کیونکہ میرا Point of view کچھ اور ہو گا، دوسری پارٹی کا کچھ اور ہو گا، تیسری پارٹی کا کچھ اور ہو گا لیکن اس بات پہ ہم سب متفق ہیں کہ دہشت گردی اب ہمارے لئے وبال جان بنتی چلی جارہی ہے جس میں کہ کوئی شہری بھی محفوظ نہیں ہے، فورسز محفوظ نہیں ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سی ایم صاحب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پوچھیں اور ان سے ایک ڈیڈ لائن لیں کہ کن کن سے مذاکرات ہو رہے ہیں؟ کیونکہ ابھی تو ہمیں اور فکر یہ ہو گئی ہے کہ کل رات کو میں ایک Statement پڑھ رہی تھی چودھری نثار صاحب کی اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ مذاکرات ابھی جو ہے تو وہ مشکل ہو رہے ہیں، مذاکرات بھی مشکل ہو رہے ہیں اور آپریشن کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے تو سر، ہم کس سمت جائیں گے؟ اس سوال کا جواب جو ہے

چونکہ ہم یعنی اس لیول پہ نہیں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم چودھری نثار صاحب سے بات کریں، ہم پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں، ہم کسی اور پارٹی سے بات کریں، ہمارا تو یہی فورم ہے کہ جس کے قائد ایوان سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، تو میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ نہ پوچھیں ہم سے، ہمیں اس کا حصہ نہ بنائیں، کریڈیٹ آپ خود ہی لے لیں لیکن خدا کیلئے پرائم منسٹر سے پوچھیں کہ مذاکرات اگر کرنے ہیں تو خدا کیلئے اس میں جلدی کریں اور اگر نہیں کرنے ہیں تو پھر ایک دم آپریشن کریں۔ آپریشن میں تمام قوم آپ کے ساتھ کھڑی ہے، تمام پاکستان کے لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ Talks کیلئے آپ لوگوں کے پاس یعنی ایک ایسا جواز موجود ہے کہ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ہتھیار نہیں پھینکتے ہیں، اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کا آئین نہیں مانتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! ہم پورے ٹرائبل ایریا کے ملکوں کو، پورے ٹرائبل ایریا کے خانوں کو، خوانین کو یہ تو کہہ سکتے ہیں نا کہ یہاں پہ جو لوگ بارڈر Cross کرکے، ازبک آئے ہوئے ہیں، دوسرے آئے ہوئے ہیں، انکو باہر نکالو اور ہم اپنے لوگوں کو جو کہ ہمارے ٹرائبل کے لوگ ہیں، ہم ان سے مذاکرات کرنے کیلئے تیار ہیں تو یہ میری آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے درخواست ہوگی کہ خدا کیلئے آپ مذاکرات کو آگے بڑھائیں اور فیڈرل گورنمنٹ سے ایک ٹائم فریم لیکر ہمیں دیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ میں سب سے پہلے مولانا اسد اللہ صاحب، سابق ایم این اے جو اس وقت گیلری میں تشریف فرما ہیں اور اسکے علاوہ فرنٹیئر لاء کالج کے طلبا اور طالبات بھی ہمارے ساتھ اس گیلری میں موجود ہیں، میں ان سب کو اپنی طرف سے اور پوری اسمبلی کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) میں ان شاء اللہ ہر ایک کو اپنا وقت دونگا، صرف ایک ریکویسٹ ہے کہ یہ کوئسچنز آور ایک آور، ایک گھنٹہ ہے اور دس پندرہ منٹ ہم سے گزر گئے ہیں، یہ کوئسچنز آور ہونے کے بعد ان شاء اللہ، پچھلی دفعہ بھی مفتی صاحب ناراض ہوگئے تھے، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں کوئسچنز آور کو، پہلے ایجنڈے پہ آتے، اسکے بعد بیشک ہر ایک کو چانس دیں گے۔ (قطع کلامیاں) یہ پھر معاملہ وہی ہوگا۔ ایجنڈے پہ آتے ہیں جی، میڈم! آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں، پلیز۔۔۔۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، آپ نے ان معزز اراکین کو کوئسچنز آور میں بولنے کا موقع دیا ہے اور جناب آپ نے انکو ٹائم دیا ہے تو جناب سپیکر صاحب! یہ رولز کی Violation ہو رہی ہے۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر صاحب! رولز، رولز۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: زما د طرف نه اجازت دے جی، ان شاء اللہ د رولز Violation به نه کوؤ جی، یوه گهنټه ده چې دا کوئسچنز آور وشی۔ محترمه انیسه زیب، پلیز۔ جی بولیں محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ، جناب سپیکر۔ بنیادی طور پہ جو Relevance، آپ نے پہلے ٹائم دیا، آپ کا بہت شکریہ اور مجھے پتہ ہے اس بات کا کہ کوئسچنز آور بہت Mandatory ہے، ٹائم پہ ہونا چاہیئے، یا تو ہم آغاز نہ کریں اور بعد میں 'زیرو آور' رکھ کے تمام کارروائی کریں لیکن جب آپ نے ایک Allow کر دیا تو ہم بھی اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے، جو امیر مقام صاحب پہ واقعہ ہوا ہے، اس پر افسوس کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میاں مشتاق صاحب پہ جو کل ہوا ہے اور آج پھر ایک Attempt ہوئی ان کے جنازے کے ٹائم میں کہ اگر (ٹائم) Change نہ ہوتا تو وہ جنازے کے اوپر بھی انہوں نے ایک Attempt کی ہوتی۔ بہت ہی گھناؤنی بات ہے اور ہماری خواہش ہے کہ اس ملک میں اور خاص طور پر ہمارے صوبے میں امن قائم ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو وزیر اعلیٰ صاحب نے آج اپنے بیان میں کہا کہ اسکی وہ، وہ ڈھونڈیں گے ان لوگوں کو ان شاءاللہ وتعالیٰ اور قرار واقعی سزا دینگے، I hope کہ یہ ایسا ہو جائے، ہمیں بڑی خوشی ہوگی اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسا ہو لیکن یہ جتنے بھی واقعات پہلے گزرے ہیں، وہ سب کی ایک مذمتی قرارداد دیکر ہم شاید سمجھتے ہیں ہم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، اس کیلئے جس طرح میری بہن نے بھی کہا اور پھر جعفر شاہ صاحب نے بھی اس پہ بات کی، ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔ ٹھیک ہے مرکز کی Domain ہے، مرکز کے حوالے ہے لیکن وہ تو پھر اور بھی بہت سی Domains ہیں جو مرکز کی ہیں لیکن صوبے نے ان پر Encroach کیا ہوا ہے تو اس کیلئے بھی اب مجھے امید ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس کوئی نہ کوئی ایسا راستہ نکالیں گے جس پر چل کر ہم Shortest possible cut میں ہماری سپورٹ انکے ساتھ ہوگی، ہماری پارٹی کی طرف سے لیکن اسکا کوئی ٹھوس اور جامع حل نکالنے کیلئے صوبہ اپنا عملی اقدام کرے اور میں سر، جاتے جاتے اپنے Alma mater فرنٹیئر لاء کالج کے جو پروفیسر، پرنسپل اختر نائی صاحب اور ان کے ساتھ سٹوڈنٹس کا ایک Delegation آیا ہے، میں انکو ویلکم

کرنا چاہتی ہوں اور فرنٹیئر لاء کالج کے یہ جو سٹوڈنٹس ہیں، کل ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے میں اور ملک بھر میں اور شاید دنیا بھر میں جو جوڈیشری ہے اور Judicial norms ہیں، انکو Uphold کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے، I wish them goodluck and welcome to the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب، کوئسچن نمبر 229 جناب زرین گل ایم پی اے۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور چونکہ شروع ہوگیا ہے لیکن سی ایم صاحب کی ریکویسٹ ہے تو ایک دو منٹ کیلئے بات کر لیں کیونکہ کوئسچنز آور پھر ختم ہوتا ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب!

وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ہم اس بات کو سمیٹ سکتے ہیں، ہم مل کر اگر متفقہ قرارداد لانے کو ہم تیار ہیں کہ ہم اس پر قرارداد مذمت یا جو بھی اپوزیشن اور گورنمنٹ بیٹھ جائیں اور ایک قرارداد لے آئیں، میں آپ کے ساتھ سپورٹ کرونگا۔ (تالیاں) دوسری بات، ہماری بہن نے بات کی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں بریف کرے، میں تو خود چار مہینے سے پرائم منسٹر سے ٹائم لے رہا ہوں ملاقات کا، ملاقات نہیں کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں اگر ہم متفقہ اس ہاؤس سے ایک قرارداد پاس کرالیں کہ Interior Minister آئیں اور ہمیں بریف کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ یہاں پر لاشیں گر رہی ہیں، امن وامان تباہ ہے، ہم ان کے سہارے بیٹھے ہوئے ہیں، اے پی سی میں اختیارات، یہ جتنی بیٹھی پارٹیاں ہیں، سب نے اختیارات دیئے ہیں وفاقی حکومت کو کہ آپ نے بات کرنی ہے یا جو بھی کرنا ہے، انکو مکمل اختیارات ہیں۔ میرے خیال میں متفقہ اگر ایک قرارداد الگ لے آئیں کہ Interior Minister آ کے ہمیں بریف کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ہم اسی طرح بیٹھے رہیں گے، لاشیں اٹھاتے رہیں گے تو میں اس بات پر بھی چاہتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اس میں سپورٹ کرتے ہیں تو ان سے ہم مطلب وہ قرارداد منظور کرالیں گے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب زرین گل، ایم پی اے، کوئسچن نمبر 229۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور ختم ہو جائے، میں آپ کو جتنا آپ بول سکتے ہیں، میں آپکو ٹائم دیتا ہوں، صرف ایک۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! صرف دو منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! پھر وہی بات ہے کہ پھر یہ ناراض بھی ہوتے ہیں جناب اورنگزیب خان نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہمارے صوبے کے مسائل، پلیز آپ تھوڑا بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، سردار صاحب! آپکے دو منٹ، آخری آپکو ٹائم دیتا ہوں، پھر اسکے بعد، کوئسچنز آور کے بعد شاہ حسین صاحب، آپ پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا صوبہ ایک عرصے سے آگ کی لپیٹ میں ہے، اس سے پہلے پچھلے پانچ سال مفتی کفایت اللہ صاحب جب بھی کوئی واقعہ ہوتا تھا تو وہ دعا اسمبلی کے اندر کرتے تھے، اب مفتی سید جانان صاحب وہ حق ادا کر رہے ہیں، کب تک یہ ہم کرتے رہیں گے ؟ ایک نہ ایک دن یقیناً یہ آگ جو ہے، اسکی لپیٹ میں ہم سب نے آنا ہے۔ میں سی ایم صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ پی ایم ایل این، آپ جو بھی دہشت گردی کے خلاف اس صوبے کے اندر قدم اٹھائیں گے، ہم آپکے پیش پیش رہیں گے اور بھرپور آپکا ساتھ دیں گے۔ میں جناب وزیر اعظم کے مشیر امیر مقام صاحب کے اوپر اور اس دن عوامی نیشنل پارٹی کے کچھ لوگ اس میں شہید ہوئے اور خصوصی طور پر میں اعتزاز حسن جو کوہاٹ کے ایک سکول کا طالب علم تھا، ہنگو سکول کا طالب علم تھا لیکن اس نے جو قربانی دی ہے، اپنے ساتھیوں کو، سکول کے طالب علموں کو بچانے کیلئے، اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان بزدل دہشتگردوں کی زبردست الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور میں وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر اعظم صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس نوجوان کی اور پورے صوبے کے سٹوڈنٹس اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کیلئے اسکی مدد بھی کی جائے اور انکو بہترین، بہترین اعزازات سے بھی نوازا جائے اور میں سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست کرتا ہوں اور ساتھ میں انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس دن یہ ایبٹ آباد میں گئے ہیں، میں نے اخبار میں خبر پڑھی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ میرے لئے کوئی پروٹوکول نہ مہیا کیا جائے اور راستے میں بالکل روڈز بلاک نہیں کئے جائیں، میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جناب، جب بھی کوئی بڑا واقعہ اس صوبے کے اندر ہوا ہے تو ہماری پولیس کے جتنے موبائلز ہیں وہ وی آئی پی موومنٹ کیلئے

مامور تھیں اور جب کوئی واقعہ ہوا تو وہ ٹائم پر وہاں نہیں پہنچ سکیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، آپ اس صوبے کے اندر اعلان کریں، اگر آپ پروٹوکول نہیں لیتے ہیں تو کسی صوبائی یا وفاقی وزیر کیلئے پروٹوکول Allow نہ ہو بلکہ تمام پولیس فورسز اپنی اپنی ڈیوٹی کے اوپر مامور ہوں اور اپنے فرائض انجام دیں۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب! جتنی پولیس کی نفری ہے اور موبائلز ہیں وہ ایک منسٹر کے آگے گاڑی ہوتی ہے، ایک منسٹر کے پیچھے گاڑی ہوتی ہے، ادھر چوریاں اور ڈاکے ہو رہے ہوتے ہیں، ادھر دہشت گردی ہو رہی ہوتی ہے، تو آپ آج ہی، آج ہی اعلان کریں، ابھی ہزارہ ڈویژن کے اندر پولیس کی ویسے بھی نفری کم ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ صوبائی بلکہ وفاقی وزراء کا پروٹوکول بھی واپس لیا جائے اور ہمیں جو آپ نے ایک ایک گارڈ دیا ہوا ہے یا جس کو زیادہ خطرہ ہے، اس کو آپ پانچ گارڈز دیں لیکن گاڑی کا وہ اپنا بندوبست کریں، وہ پولیس کی گاڑی یا پولیس کی موبائل استعمال نہ کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ سردار صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کیلئے فوری ایکشن لیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، سردار صاحب۔ جی محترم وزیر اعلیٰ صاحب، جی۔

<u>وزیر اعلیٰ</u>: میں نلوٹھا صاحب کی دونوں باتوں کو سپورٹ کرتا ہوں۔ میں کل پرسوں ایبٹ آباد گیا، وہاں میں نے دیکھا کہ سڑکیں بند تھیں، مجھے بہت شرمندگی ہوئی کیونکہ میں Already ان سب کو بتا چکا ہوں کہ مجھے نہ پروٹوکول کی ضرورت ہے، نہ سڑکیں بند کرنے کی ضرورت ہے، تو اس اسمبلی فلور سے میں کہتا ہوں کہ اگر میں پروٹوکول نہیں لیتا تو کسی کو بھی پروٹوکول نہیں ملنا چاہیئے۔ ابھی بھی میں جب آتا ہوں، آج میں اسمبلی آ رہا تھا، پھر انہوں نے سڑک روکی ہوئی تھی، مجھے خود پھر شرمندگی ہوئی کہ یہ کیوں کرتے ہیں؟ جب میں واضح الفاظ میں کہہ چکا ہوں کہ میرے لئے نہ سڑک بند کرو، نہ چوک بند کرو، نہ مجھے پولیس کی ضرورت ہے، کل بھی میں گاؤں گیا ہوں، میرے پاس اپنی جو دو تین گاڑیاں ہیں، اس کے ساتھ گیا ہوں، کسی کو اطلاع بھی نہیں دی، تو میرے خیال میں یہاں جو Concerned authorities ہیں، یہاں سے میں ان کو ڈائریکشنز دیتا ہوں کہ کوئی روڈ میرے لئے کسی کیلئے بلاک نہ کیا جائے۔ ججز کو جتنا وہ چاہیئے، پروٹوکول، وہ ضرور ملے لیکن اس صوبے میں جتنے سیاسی لوگ ہیں یا سرکاری افسر ہیں، کسی کو بھی پروٹوکول نہیں دیا جائے گا، نہ کسی کیلئے سڑک بند کی جائے، یہ واضح احکامات ہیں۔ (تالیاں)

دوسری بات، جو بہادری ہمارے اعتزاز نے وہاں پہ ہنگو میں کی ہے اور چونکہ مجھے ہمارے لیڈر عمران خان

نے بھی Criticize کیا، میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی، چونکہ میرے عزیزوں میں شادی تھی، میں Committed تھا ایبٹ آباد میں، وہاں نہیں جا سکا، آج ہمارے ایڈوائزر دو تین یہ گئے ہیں وہاں پر، تو ان کیلئے وہاں پر انہوں نے اعلان کیا کہ ایک تو شہداء پیکج میں اس کو اپنا جو حصہ ہے وہ ملے گا، ساتھ ساتھ پچاس لاکھ روپے کا اعلان کیا ہے اور (تالیاں) وہ جو وہاں پر سکول ہے، اس کا نام بھی اس کے نام سے ہو جائے گا اور ساتھ ایک پلے گراؤنڈ کا بھی وہاں پر اعلان کیا ہے اور ساتھ ہم اس کا نام Recommend کریں گے، ستارہ جرآت کیلئے اس کا نام Recommend کریں گے۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ جناب زرین گل صاحب آج موجود نہیں ہیں، اسلئے کوئسچن نمبر 229, 230, 768, اور 769، ان کو پینڈنگ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جی میں گزارش کرتا ہوں ریاض خان صاحب کو، کوئسچن نمبر 315، کوئسچن نمبر 315 ۔

* 315 _ ملک ریاض خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سال سے تاحال بنوں سٹی ٹاؤن ٹو میں کتنی الاٹمنٹ ہوئی ہے؟ الاٹمنٹ کے طریقہ کار کی تفصیل اور محل وقوع بمعہ رقبہ کی معلومات فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) گزشتہ تین سالوں میں کوئی نئی الاٹمنٹ نہیں ہوئی ہے، البتہ 17 عدد پرانی الاٹمنٹس بحال ہوئی ہیں اور یہ بحالی الاٹمنٹس تحصیل کونسل اجلاس منعقدہ مورخہ 22/6/2009 قرارداد نمبر 8 جو کہ بذریعہ لیٹر نمبر 2717-2665 مورخہ 27/06/2009 کو Circulate ہوئی اور باقاعدہ تحصیل ناظم نے بذریعہ لیٹر نمبر 60-6856 مورخہ 27/06/2009 حکم جاری کیا۔ مگر اس وقت کے TMO نے یہ کیس باقاعدہ صوبائی حکومت کو بذریعہ لیٹر نمبر 1220 مورخہ 15/10/2010 کو بھیجا جس کی صوبائی حکومت نے باضابطہ طور پر بذریعہ لیٹر نمبر AOII/LCB/9-10/2012 مورخہ 19/10/2012 کو منظوری دی۔ رقبہ اور محل وقوع تحصیل ناظم کے حکم اور قرارداد میں نمایاں ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی)۔

ملک ریاض خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں، Basically یہ 88 دکانات الاٹ ہوئی ہیں اور ایک ایک دکان پچاس پچاس لاکھ پر بکی گئی ہے، ایک لوٹ مار ہوئی ہے،

وہاں کروڑوں روپے کی سرکاری جائیداد اس حکومت کی الاٹمنٹ نہیں Show کی ہے، پچھلی حکومت کی الاٹمنٹ Show کی ہے، وہ بھی بوگس طریقے سے۔ میری یہ Suggestion ہے کہ یہ سلیکٹ کمیٹی کو یا منسٹر صاحب کوئی اگر مجھے اطمینان دے سکیں تاکہ اسکی بنیادی انکوائری ہو جائے کہ الاٹمنٹ کس طرح ہوئی ہے اور یہ ہیرا پھیری کس طرح؟ میں ثابت کرونگا کہ آپ دیکھیں اس میں انہوں نے جواب دیا ہے، ایک بندے کو 770 فٹ الاٹ کیا ہے، ایک بندے کو 450 فٹ، یہ نہیں Show کیا ہے کہ کہاں اسکو پہلے الاٹ ہوا تھا، کیا ہوا تھا؟ یہ ہیرا پھیری ہوئی ہے اور اسکی میں تحقیقات چاہتا ہوں یا سلیکٹ کمیٹی کے ذریعے یا منسٹر صاحب مجھے کسی اور طرح سے بریف دے سکیں تو میں اس پہ مطمئن ہوں لیکن یہ ہماری جائیداد ہے ہمارے صوبے کی، اس کو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں نے ان سے وقفے میں بات بھی کی ہے اور میں ان سے Agree کرتا ہوں، اگر انکو اس سوال کے جواب پہ اطمینان نہیں ہے تو میں چاہونگا کہ ڈیپارٹمنٹ کی ایک سپیشل کمیٹی بنے، میں اسکو Constitute کرونگا اور اسکے Through انکوائری کرینگے اور ان سے Input بھی لیا جائیگا، انکو Involve بھی کیا جائیگا اس انکوائری کے اندر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ملک ریاض صاحب، پلیز۔

<u>ملک ریاض خان</u>: منسٹر کی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں اور یہ ہونی چاہیئے اور انکوائری کا ٹائم اور یہ وقت، یہ نہ ہو کہ لمبی چوڑی بن جائے، اسکی ٹائمنگ کا کچھ فریم دیا جائے، ٹائم فریم دیا جائے۔ مہربانی۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی</u>: جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر عنایت اللہ صاحب۔

<u>وزیر بلدیات ودیہی ترقی</u>: انکو Inform کریں گے، انکو ہم Update رکھیں گے، ان شاء اللہ ان کے ساتھ رابطہ میں رہیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جناب۔ مفتی سید جانان، کوئسچن نمبر 351، پلیز۔

* 351 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو میں بھی مختلف گریڈ کی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں بھرتی کئے گئے افراد کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت اور اخباری اشتہارات کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) میونسپل کمیٹی ہنگو میں مندرجہ ذیل بھرتیاں کی گئی ہیں:

نمبر شمار	نام	پوسٹ	سکیل	ڈومیسائل	تعلیم	اخباری اشتہار
1	روشن علی	ورکس کلرک	05	ہنگو	ایف اے	ایضاً
2	عمر صدیق	سینٹری ورکر	01	ہنگو	ناخواندہ	ایضاً
3	فقیر خان	سینٹری ورکر	01	ہنگو	ناخواندہ	ایضاً
4	ذوالفقار علی	چوکیدار ٹیوب ویل	01	ہنگو	میٹرک	ایضاً
5	حکمان گل	نائب قاصد	01	ہنگو	ناخواندہ	ایضاً

ضلع کونسل ٹل میں درج ذیل بھرتیاں کی گئی ہیں:

نمبر شمار	نام	پوسٹ	ڈومیسائل	تعلیمی قابلیت	اخباری اشتہار
1	مطیع اللہ خان	کیشیر	ہنگو	ایم اے	ایضاً
2	جاوید میانداد خان	ڈسپیچ کلرک	ایضاً	میٹرک	ایضاً
3	محمد کاشف منور	اے او سی	ایضاً	ایف اے	ایضاً
4	نعیم خان	کمپوٹر آپریٹر	ایضاً	میٹرک	ایضاً
5	فواد اللہ	کورٹ کلرک	ایضاً	ایف اے	ایضاً
6	کامران ظہیر	سینٹری انسپکٹر	ایضاً	میٹرک	ایضاً
7	نعیم گل	فائر برگیڈ انچارج	ایضاً	ایف اے	ایضاً
8	گل حلیم	فائر برگیڈ ڈرائیور	ایضاً	میٹرک	ایضاً
9	شاہد نور	لائٹ انسپکٹر	ایضاً	ایف اے	ایضاً
10	دانش نور	ورک منشی	ایضاً	ڈپلومہ انجینئر	ایضاً
11	وحید الرحمان	سینٹری ورکر	ایضاً	۔	ایضاً
12	شندار خان	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
13	خالد خان	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً

14	فرید خان	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
15	ظہراللہ	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
16	عمرحیات	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
17	محمدانور	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
18	ارشاداحمد	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
19	ظفراقبال	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
20	احسان الدین	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
21	اشفاق نور	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
22	سعیداللہ	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
23	خلیل الرحمان	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
24	نیک محمد	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
25	ممتاز خان	سویپر	ایضاً	۔	ایضاً
26	زاہد خان	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
27	اعجاز مسیح(ا)	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
28	اعجاز مسیح(۲)	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
29	رفاقت مسیح	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
30	بابر مسیح	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
31	بوٹا مسیح	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً
32	ساجد خان	نائب قاصد	ایضاً	۔	ایضاً
33	عدنان ظہیر	فائر مین	ایضاً	۔	ایضاً
34	شاہ ولی خان	الیکٹریشن	ایضاً	۔	ایضاً
35	یاورزمان	پارک چوکیدار	ایضاً	۔	ایضاً
36	نظام الدین	پارک مالی	ایضاً	۔	ایضاً
37	روٗف گل	چوکیدار	ایضاً	۔	ایضاً
38	عبدالستار	ایضاً	ایضاً	۔	ایضاً

39	فرمان خان	ایضاً	ایضاً	-	ایضاً
40	طاہر اعظم	ایضاً	ایضاً	-	ایضاً
41	شوکت اللہ	آفس سوپیر	ایضاً	-	ایضاً

جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ دیہی ترقی ضلع ہنگو میں مندرجہ ذیل بھرتیاں کی گئی ہیں:

نمبر	نام	پے سکیل	ڈومیسائل	تعلیم قابلیت
1	تجمل حسین ولد محمد علی	04	ہنگو	مڈل
2	محمد عمران ولد کستیر خان	01	ہنگو	مڈل
3	محمد مزمل ولد جانی خیل	01	ہنگو	ایف اے

علاوہ ازیں، ایک اسسٹنٹ اور KPO/Computer Operator صوبائی حکومت نے بھرتی کرکے ہنگو میں تعینات کئے ہیں۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ما دا غوښتنې دی، اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ضلع میں بھرتی کئے گئے افراد کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے؟ یو، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، دوه، ڈومیسائل تین، تعلیمی قابلیت چار، اور اخباری اشتہارات کی کاپیاں۔ جناب سپیکر صاحب، ما ته دوئ نومونه رالېږلی دی چې دا دا کسان دی، د هغوی تعلیمی قابلیت ئې رالېږلے دے خو دیکښې جناب سپیکر صاحب، چې کوم شے ما غوښتے دے، دیکښې داسې شوی دی چې بغیر قانونی تقاضې پوره کولو دا بهرتئ شوې دی، د دې وجې نه هغوی دا اخباری اشتهارات چې کوم اشتهار هغوی چهاپ کړے دے، هغه اشتهار ئے نه دے ښودلے، زما به منسټر صاحب ته دا گزارش وی چې دا د کمیټئ ته واستولے شی او د دې د تحقیق وکړلے شی چې آئنده د پاره مطلب دا دے داسې غیر قانونی کار څوک ونکړی او د غیر قانونی کار سدباب د وشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ویسے سر، یہ جواب اور اشتہارات تو ساتھ لف ہیں، وہ اگر مفتی صاحب دیکھنا چاہیں گے تو ایڈورٹائزمنٹس دیئے گئے ہیں۔ اب یہ بات کہ کس کی سفارش پر بھرتی ہوئے ہیں؟ تو ظاہر ہے

یہ Elected representative رہے ہیں، انکو اندازہ ہے کہ جب منتخب ادوار کے اندر منسٹرز اور ایم پی ایز کی سفارش پہ بھرتیاں ہوتی ہیں تو اس کیلئے لکھ کر چیزیں نہیں دی جاتی ہیں، ظاہر ہے اس وقت کی حکومت کے منتخب نمائندوں کی یا اس وقت کی حکومت کے دوسرے اہلکاران کی سفارش پر ہوگئی ہونگی اسلئے اب انہوں نے یہ ڈیٹیلز تو نہیں دی ہوئی ہیں لیکن اگر مفتی صاحب مطمئن نہیں ہیں تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، اسلئے چونکہ سٹینڈنگ کمیٹیز ابھی بنی نہیں ہیں تو ڈیپارٹمنٹل کمیٹی بھی، مطلب اسکی انکوائری کی جا سکتی ہے۔ اس میں درمیان میں ایک ہی یہی ایک نکتہ رہ گیا ہے باقی جو اشتہارات، ایڈورٹائزمنٹس ہیں، وہ سارے جواب کے ساتھ لف ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی صاحب، جناب۔

مفتی سید جانان: ہمیں جو ایجنڈا ملا ہے، اس کے ساتھ تو نہیں۔ یہ صرف دو کاپیاں ہیں کاپی نمبر 1 اور کاپی نمبر 2، اس میں تو کوئی اشتہار وغیرہ نہیں، اگر منسٹر صاحب کے پاس ہے تو ہمیں بتادیں کہ ہمارے پاس ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس فائل میں ہے، اسی فائل میں موجود ہیں۔

مفتی سید جانان: سر! سر، زمونږ فائل کښې خو نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتہارات میرے پاس بھی موجود نہیں ہیں، میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ اسکو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

(تالیاں)

مفتی سید جانان: مونږ سره خو نشته دے، زما په دیکښې نشته دے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اشتہارات میرے اس فائل کے اندر موجود ہیں آپکو، مفتی صاحب کو کاپیاں فراہم کریں گے لیکن اگر اسکے باوجود مفتی صاحب مطمئن نہیں ہیں تو مجھے اس میں کوئی مطلب وہ نہیں ہے، اس میں انکوائری کرنے کی، اس کو Investigate کرنے کی، سپیشل کمیٹی کے حوالے کرنے کی، مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زه دا وایم، یہ کوئی میرے خیال میں گاؤں کا جرگہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اسی طریقے پہ مطمئن کرلیں، مناسب تو یہ تھا کہ اگر منسٹر صاحب کے پاس اخباری تراشے ہیں تو وہ مجھے دے

دیتے۔ مجھے جو سوال کا جواب ملا ہے، وہ صرف دو ورق ہیں، ایک ورق اور دوسری ورق، باقی کوئی نہیں ہے، میرے خیال میں اگر کمیٹی میں جائے تو بہتر رہے گا، میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اگر معاملہ صرف اشتہارات کا ہو، ڈیپارٹمنٹ نے یہ غلطی کی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جتنی فائلز تقسیم کی ہیں، اسکے اندر وہ نہیں لگائے ہیں، میری فائل کے اندر اشتہارات موجود ہیں۔ اگر اتنی سی بات پر آپ انکوائری کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو اشتہار تو میں آپکو دکھاؤنگا، میری اس فائل کے اندر موجود ہیں لیکن اگر آپ اس سے Further اشتہارات کے علاوہ بھی مطمئن نہیں ہیں تو میرا خیال ہے، ڈیپارٹمنٹل انکوائری ہوئی، ڈیپارٹمنٹل پہ آپ نہیں مطمئن، جس پہ مفتی صاحب مطمئن ہوں، وہی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: سر، بس منسٹر صاحب وائی، زه مطمئن یم۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب، شکریہ، تھینک یو۔ محترمہ عظمیٰ خان، پلیز کوسچن نمبر 770۔

* 770 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مفتی محمود فلائی اوور پشاور کی تعمیر کیلئے شاہی باغ کے قریب سرکاری فلیٹس کو مسمار کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فلیٹس خالی کراتے وقت سابق وزیر بلدیات بشیر احمد بلور (مرحوم) نے متبادل رہائش گاہیں دینے کا وعدہ کیا تھا اور ایک تحریری معاہدہ بھی کیا گیا تھا، رہائش پذیر اہلکاروں کے نام بمعہ عہدہ فراہم کی جائے، نیز معاہدے کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ شاہی باغ سے متصل چارسدہ روڈ پر 11 عدد سرکاری فلیٹس مفتی محمود فلائی اوور کی تعمیر کیلئے مسمار کیئے گئے تھے۔

(ب) جب ان فلیٹس کو خالی کرایا جارہا تھا تو اس وقت کے سابق صوبائی وزیر بلدیات بشیر احمد بلور (مرحوم) نے ان متاثرین سے زبانی طور پر وعدہ کیا تھا کہ حکومت ان متاثرین کیلئے متبادل رہائش گاہیں تعمیر کرے گی اور فیصلہ ہوا تھا کہ رہائش گاہوں کی تعمیر کیلئے زمین کی فراہمی / نشاندہی میونسپل کارپوریشن پشاور کی ذمہ داری ہوگی جبکہ تعمیراتی لاگت پی ڈی اے برداشت کرے گی۔ اس بابت سرکاری اراضی واقع

گلبہار کالونی پشاور کی نشاندہی میونسپل کارپوریشن پشاور نے کر دی ہے اور تعمیراتی لاگت کا تخمینہ لگانے کے بعد پی ڈی اے کو رقم کی فراہمی کیلئے چٹھی لکھی جاچکی ہے نیز رہائش پذیر اہلکاروں کی فہرست درج ذیل ہے:

S. No.	Flat No	Name of leaser	Designation
01	1	Abdul Samad	Mechanical Supervisor
02	2	Muhammad Hussain	Mali Town-1
03	3	Zeeshan Tasleem	Naib Qasid
04	4	Abdul Haleem Sabir	TubWell operator town-1
05	5	Ejaz Ahmad	Peon Twon-1
06	6	Jehanzeb	Teacher Wazir Bagh
07	7	Muhammad Khaild	Cleaner
08	8	Hayat Khan	Driver CDGP
09	9	Shebaz Khan	Tubwell opertar town-1
10	10	Muhammad Arshad	Helper CDGP
11	11	Javed Akhtar	Naib Qasid Town-1

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ محترم جناب سپیکر، پچھلے سیشن میں اسی ایشو پر میں نے کال اٹینشن جمع کرایا تھا اور جو منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا، وہ Totally جو بھی Answer آیا ہے، اس سے Different ہے۔ منسٹر صاحب نے مجھے Answer دیا تھا کہ یہ ایک سرکاری کالونی تھی اور کنسٹرکشن کیلئے ہم کسی بھی وقت کوئی بھی کالونی Demolish کر سکتے ہیں، سو ہم نے Demolish کی۔ ہم نے کسی سے کوئی، بلکہ منسٹر صاحب تو ان دنوں میں نہیں تھے لیکن ایکس منسٹر نے کسی سے کوئی وعدہ نہیں کیا کہ وہ متبادل رہائشگاہیں دیں گے لیکن آج یہ کوسچن میں ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ ان دنوں میں جب یہ کالونی مسمار کی جارہی تھی تو بشیر بلور صاحب نے ان سے معاہدہ کیا تھا، Orally تھا لیکن معاہدہ کیا تھا کہ ہم آپ کو متبادل رہائش گاہیں دیں گے اور ڈیٹیل بھی مجھے دے دی کہ اس کیلئے کیا کیا پراسیس ہو چکا ہے، تو جناب سپیکر، دونوں Answers میں Similarity ہونی چاہیئے، اگر یہ ڈیٹیل آج کوسچن میں آرہی ہے تو یہ کال اٹینشن میں اگر منسٹر صاحب کو دے دی جاتی تو مجھے کوسچن موو کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ سپیکر صاحب، میرے دو کوسچنز ہیں اس میں، 2011 کا کیس ہے، تب سے یہ کالونی Demolish کی گئی ہے جناب سپیکر اور 2011 سے لیکر اب 2014 تک اس میں صرف ایک لیٹر ہوا ہے پی ڈی اے کو، اس کے فنانس کا اندازہ لگانے کیلئے صرف ایک چٹھی لکھی جاچکی ہے۔ جناب سپیکر، نیچے اگر آپ لسٹ دیکھیں گیارہ جو فلیٹس انہوں نے Demolish کئے ہیں، اس میں صرف بہت Low scale کے لوگ رہائش پذیر

تھے جو زیادہ تر مالی، نائب قاصد اور Cleaners ہیں۔ جناب سپیکر، ان سے وعدہ کیا گیا، انہوں نے اسی Agreement کے تحت رہائش گاہیں خالی کر کے عارضی رہائش گاہوں میں گئے ہیں اور آج تک اسی امید پر بیٹھے ہیں کہ ان کو کوئی متبادل رہائش گاہیں دی جائیں گی۔ میرا حکومت سے یہ سوال ہے کہ اور کتنا ٹائم لگے گا؟ چار سال تو لگ گئے۔ منسٹر صاحب یہ نہیں کہیں گے کہ وہ ابھی آئے ہیں اور وہ تو پچھلی حکومت نے کیا، میں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ رہی ہوں منسٹر سے نہیں، مجھے ڈیپارٹمنٹ کا Answer دے دیں، ڈیپارٹمنٹ نے چار سال میں کیا کیا جناب سپیکر؟

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: جی میں Clarification کرنا چاہونگا کہ میں نے جو فلور آف دی ہاؤس پہ پہلے بات کی تھی، میں دوبارہ وہی کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس وقت کہا تھا اور میرا اب بھی وہی مؤقف ہے، میں نے اس وقت کہا تھا اگر ان کو یاد ہو کہ میں نے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے چیک کیا اور انہوں نے مجھے بتا دیا کہ ہمارے فلیٹس تھے، سرکار کی ملکیت تھی، سرکار کو وہاں فلائی اوور بنانے کیلئے Demolish کرنا پڑے، تو کیا سرکار اس کا Bound ہے کہ وہ اپنی پراپرٹی پر لوگوں کیلئے Commitments کرے اور ان سے معاہدات کرے، یہ سلسلہ سرکار کنٹرول نہیں کر سکے گا۔ یہ میرا ایک اصولی مؤقف آیا تھا اور میں نے کہا تھا کہ اس کے حوالے سے کوئی Commitment نہیں ہوئی ہے۔ بشیر بلور کا نام، ذکر اس وقت میرے سامنے نہیں آیا تھا لیکن اس میں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی تحریری معاہدہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا تھا، Basically یہ بشیر بلور صاحب کی ان متاثرین سے ملاقات میں انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی، ان کی Verbal commitment تھی اور اس کے بعد یہ پراسیس ڈیپارٹمنٹ نے چلایا ہے، اب یہ کارپوریشن نے زمین Provide کی ہے اور پی ڈی اے اس پر کنسٹرکشن کرے اور جو فلیٹس تھے، وہ سی اینڈ ڈبلیو کے تھے، میں نے آج بھی سیکرٹری سے اس پر ڈسکشن کی اور میں اب بھی، سچی بات یہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ پی ڈی اے کسی ضابطے کے تحت اس پر کنسٹرکشن کرے گی لیکن اس پر میرا خیال ہے کہ مناسب یہ رہے گا، وہ متاثرین بھی میرے پاس آئے ہیں، مناسب یہ رہے گا کہ میڈم اور متاثرین کے دو تین نمائندے اور میرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھ کے اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں، میں تو اب وہی کہتا ہوں کہ اگر ہم فلور آف دی ہاؤس پہ بھی یہ لاء لائیں گے، فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کام ہم نے شروع کیا تو یہ سلسلہ تو نہیں روک سکیں گے ہم کیونکہ سرکار کی پورے صوبے کے اندر جاگیریں ہیں، سرکار کو کل سکول کی ضرورت پڑے گی اور وہ کسی کے ساتھ لیز پر ہو گی تو وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں کوئی دوسری زمین لیز پر

دی جائے۔ میں نے ایک اصولی بات کی تھی اور وہ اصولی بات میں پھر بھی دہرانا چاہتا ہوں، جو Specific مسئلہ ہے،اس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس پر بیٹھتے ہیں،اس پر ڈسکس کرتے ہیں، اس کا کوئی مناسب Solution نکالتے ہیں لیکن ہم اس سرکاری پراپرٹی کے کسٹوڈین ہیں، اس صوبے کے کسٹوڈین ہیں، ہمیں یہ وہ دیا گیا ہے، ہم یہاں جو بات کریں، وہ درست کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب! کوئسچن سره Related دے ، Relevant خبره کوئ ؟ منور خان ، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ یقیناً جناب منسٹر صاحب نے بالکل صحیح تفصیل بیان کی ہے لیکن سر، یہ جیسے کہہ رہے ہیں کہ بلور صاحب نے، وہاں پر متاثرین تھے اور انہوں نے ان کے ساتھ یہ Commitment کی تھی کہ یہ فلیٹس آپ کو دیئے جائیں گے، اس طرح سر! اگر آج ہمارے وزیر اعلیٰ کہیں جا کے کوئی ایسے متاثرین ہوں اور وہاں پر کوئی سرکاری مکانات یا سرکاری زمینیں ہیں اور وہاں پر وہ اناؤنس کر لیں تو کیا جب دوسری گورنمنٹ آئے گی، پھر وہ کہے گی کہ نہیں ہم چیف منسٹر صاحب کی یہ بات نہیں مانتے؟ میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر واقعی اس قسم کے لوگ وہاں پہ متاثرین ہیں تو کم از کم ان کے ساتھ تو یہ دیکھیں کہ ان کے ساتھ Commitment بلور صاحب نے کی تھی، ایسے تو نہیں ہے کہ کسی کو ویسے ملی ہے، گورنمنٹ کی تو کافی پراپرٹی پڑی ہے، کسی نے Already قبضہ ایسا کیا ہے؟ تو میری ریکویسٹ ہو گی، یہ سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں کہ اگر واقعی وہ متاثرین ہیں تو میرے خیال میں ان کا ازالہ ہونا چاہیئے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، اس سے پہلے بھی لاہوری گیٹ کے قریب ایک کالونی Demolish کی گئی تھی جس میں 300 کے قریب گھر تھے اور بہت کم عرصے میں ان کیلئے 300 گھر بنا کے دیئے گئے ہیں رنگ روڈ پر تو جناب سپیکر، یہ گیارہ گھر کیوں نہیں بن سکتے اور منسٹر صاحب نے Patch up کا ایک اچھا حل ڈھونڈا ہے، اگر منسٹر صاحب اس کو Follow up کرتے ہیں اور ہم ان کے آفس کو بیٹھنے کیلئے Use کر

سکتے ہیں جناب سپیکر! تو میری درخواست ہوگی کہ وہ متاثرین کو بھی بلائیں بلکہ میں خود بھی آجاؤنگی، اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہتر ہے، منسٹر موصوف صاحب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ اور متاثرین بیٹھ کر ان کا کوئی Sortout کریں۔ تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 771، محترمہ عظمیٰ خان۔

* 771 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال تمام اراکین اسمبلی کو تعمیر خیبر پختونخوا کے نام سے ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈ دیتی تھی اور اس سال 14-2013 میں حکومت نے اس پالیسی کو ختم کر کے اراکین کے فنڈز ضلعوں کو منتقل کر دیئے اور اب اراکین اپنے ضلعوں میں اپنی سکیمیں جمع کرائیں گے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈسٹرکٹ میں فنڈز کیلئے مجاز افسر کون ہوگا جس کے پاس سکیمیں جمع کی جائیں گی اور ایک ممبر کتنے روپوں کی سکیمیں جمع کرا سکے گا، نیز سکیموں کو ضروری ہونے یا غیر ضروری قرار دینے کیلئے کمیٹی عمل میں لائی جائے گی یا ہر جمع شدہ سکیم منظور تصور ہوگی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) موجودہ حکومت نے مالی سال 14-2013 میں District Development Initiative کے تحت ڈیڈک کے ذریعے سکیموں کی نشاندہی کیلئے صوبائی اسمبلی کے تمام حلقوں کیلئے فنڈز جاری کئے ہیں۔

(ب) ضلعی سطح پر ترقیاتی منصوبوں کی منظوری ضلعی ترقیاتی مشاورتی کمیٹی ڈیڈک دے گی۔ متعلقہ اضلاع سے منتخب تمام معزز ممبران اسمبلی اس کمیٹی کے ارکان ہیں۔

Ms. Uzma Khan.: Satisfied, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مفتی سید جانان، کوئسچن نمبر 772۔

* 772 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور شہر کی مختلف یونین کونسلوں میں صفائی کیلئے حکومت سے بھاری تنخواہیں وصول کرنے کے باوجود پشاور میں صفائی نہ ہونے کے برابر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور میں صفائی پر مامور ملازمین کی تعداد، پوسٹ اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل یونین وائز فراہم کی جائے؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ پشاور شہر کی مختلف یونین کونسلوں میں صفائی کیلئے حکومت صفائی کے عملے کو تنخواہیں اور دوسرے مراعات فراہم کر رہی ہے لیکن جہاں تک شہر کی صفائی کا سوال ہے تو میونسپل کارپوریشن کی انتظامیہ اپنے محدود وسائل سے شہر کی صفائی اور گندگی کو اٹھانے اور ان کو ٹھکانے لگانے کیلئے ہر وقت مصروف عمل ہے اور شہر کی صفائی و ستھرائی اور گندگی اٹھانے اور ان کو ٹھکانے لگانے پر ماہانہ تقریباً 3817944 روپیہ تنخواہوں کی مد میں خرچ کر رہی ہے۔ خرچ کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

(ب) صفائی پر مامور ملازمین کی تعداد/پوسٹ اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

Salaries of Zone- I

S.No	Name of post	BPS	Strength	Total salary in Rs.
1	Sweepers	1 & 2	778	
2	Bahishti	1 & 2	160	
3	Katha collie	1 & 2	249	
4	Durrabi	1 & 2	18	
5	Lorry Filler	1 & 2	29	
6	Drivers	4 & 5	47	
7	Sweepers (Fix pay)	1 & 2	10	
8	Katha collies (Fixed pay)	1 & 2	03	
	Total strength		1294	19458394/-

Zone- II

S.No	Name of posts	BPS	Strength	Total salary in Rs.
1	Katha collies	1 & 2	246	
2	Sweepers	1 & 2	238	
3	Beheshti	1 & 2	29	
4	Durrabi	1 & 2	2	
5	Lorry Filler	1	2	
6	Drivers	5	2	

7	Sweepers (Fix pay)	-	3	
8	Katha collies (Fixed pay)	-	1	
9	Muslims sweepers	-	1	
10	Muslims sweepers fixed	-	2	
	Total strength		526	8068194/-

S.No	Head of account	Total Expenditure per month Rs.
1	Total staff Sector-1 & 2	2,69,79,441/-
	Health staff Sector-1	26,00,000/-
2	POL Sector-1	31,00,000/-
	POL Sector-2	20,00,000/-
	Sub total	3,97,79,94/-
3	Repair Sector-1 & Sector-2	2,00,000/-
	Total	3,81,79,441/-

مفتی سید جانان: دا چې ما خومره پوړې لیدلې دی، زه هغې محکمې ته تحسین ورکوم، ډیر زبردست جواب ئے جی راکړے دے ما ته، زه مطمئن یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر800، مفتی سید جانان، پلیز۔

* 800 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں کربوغہ شریف تحصیل ٹل میں ایک ٹیوب ویل کی منظوری ہوئی تھی جو کہ تاحال نامکمل ہے;

(ب)اگر (الف) کاجواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سکیم کی تکمیل میں غفلت برتنے والے ٹھیکیدار کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) گزشتہ دور حکومت میں کربوغہ شریف تحصیل ٹل میں ایک عدد ٹیوب ویل بنایا گیا ہے۔

(ب) ٹیوب ویل مکمل ہے لیکن بجلی کنکشن کی عدم موجودگی کی وجہ سے ٹیوب ویل نہیں چلایا گیا۔ پیسکو کو سال 2012 میں بذریعہ چیک نمبر A03867/A386605 بمورخہ 08/05/2012 کو 609430/- روپے اور بذریعہ چیک نمبر A03867/A386604 بمورخہ 08/05/2012 کو 30020/- روپے کی ادائیگی کی گئی ہے لیکن تاحال بجلی نہ ہونے کی وجہ سے سکیم نہیں چلائی گئی، پیسکو ہنگو کو یاد دہانی کا خط لکھا گیا ہے۔ ڈسٹری بیوشن سسٹم مکمل نہیں ہے لیکن کوشش کی جارہی ہے کہ اس پر کام جلد از جلد مکمل کیا جاسکے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PUBLIC HEALTH
ENGG: DIVISION HANGU

No. 01/03/ S-8 Dated Hangu the 29/08/2013.

To

The Executive Engineer,
PESCO, Hangu.

Subject: *<u>PENDING ELECTRIC CONNECTION</u>*

It is written for your kind information that the following schemes were completed during the year 2011-12, but still non operational due to non availability of power connection.

(i) WSS Jhandi Darsamand.
(II) WSS Karbogha Sharif.

Payment for electric connections has been made in May 2012. The political representatives are pressing hard to put the schemes in operation and in this regard, an honorable MPA has also raised an Assembly Question about the non functioning of the scheme i.e. WSS: Karbogha Sharif.

It is, therefore, requested that power connection may please be installed on these schemes as soon as possible to safe guard the public money.

Executive Engineer
Public Health ENGG: Division
Hangu.

<u>مفتی سید جانان</u>: دا جی ما شاء اللہ دا خو منسٹر صاحب، شاہ فرمان خان سره ده او هغه خو ډیر ښه منسټر دے۔ زه صرف د هغه نوټس کښې دا راوستل غواړم چې دا د 2009 او 2010 د اے ډی پی سکیم دے، تیر حکومت کښې په دې باندې ما خو

ځلي دغه وکړلو خو بدبختي دا ده چې اوسه پورې دا سکیم نشو چالو۔ سن 2008-09 یا د 10-09 اے ډی پی ده، 13-12-11-2010 دا پینځم کال ئے دے نو زما به صرف دا ګزارش وي چې دلته نه یو داسې ښکلے غونډې فرمان جاري کړي چې یو هفته یا لس ورځې یا اته ورځې، پیسې ئے لیږلی دی، د پیسو چیکونه شته دی، چې دا ټرانسفارمر ورته ولګوی چې دا سکیم د خلقو په فائده باندې راشي۔ بس دا ګزارش مې دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب منور خان پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ یہی مسئلہ سر! میرے اپنے لکی ڈسٹرکٹ میں بھی، میرے ساتھ اسی طرح ہے سر، پچھلے دور میں، اس کا میں ذکر نہیں کرتا کہ کون تھے اور کون نہیں تھے اور کیسے اس نے اس طرح کے ٹیوب ویلز لگائے ہیں سر؟ ٹیوب ویل کمپلیٹ ہے سر اور ڈاکیومنٹس میں بھی کمپلیٹ دکھایا گیا، اس پر بھرتی بھی ہو گئی ہے لیکن وہاں پر اس ٹیوب ویل کا کوئی نام ونشان ہی نہیں ہے، تو میں کم از کم یہ کہتا ہوں کہ وہ بندہ کیسے بھرتی ہو گیا؟ نہ وہاں پر کوئی ٹرانسفارمر ہے، نہ وہاں پر کوئی ٹیوب ویل موجود ہے اور اس پر بھرتی بھی ہوئی ہے اور تنخواہ بھی لے رہے ہیں سر۔ دوسرا کوسچین میرا شاہ فرمان صاحب سے یہ بھی ہے کہ تھوڑا اگر اس پر اپنے ڈیپارٹمنٹ سے یہ کلیئر کرالیں کہ میرے حلقے میں دو ایسے ٹیوب ویلز ہیں جو بالکل کمپلیٹ ہیں، مکمل ہیں لیکن وہ بند پڑے ہیں۔ کسی این جی او نے وہاں پر وہ ٹیوب ویلز لگائے ہیں لیکن صرف ٹرانسفارمر کی وجہ سے وہ دو ٹیوب ویلز بند ہیں کیونکہ گورنمنٹ کا اس پر کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے سر، میں یہی ریکویسٹ کرونگا کہ وہی دو ٹیوب ویلز جو صرف ٹرانسفارمر کی وجہ سے دونوں ٹیوب ویلز بند ہیں، وہ اگر ڈیپارٹمنٹ اپنے اس پر لے لے تاکہ وہ ٹیوب ویلز چالو ہو سکیں تو یہ ہمارے لئے اور گاؤں کیلئے کافی فائدہ ہو گا۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میرے حلقے کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔ سردار اورنگزیب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ میرے حلقے کے اندر تین ٹیوب ویلز ہیں جی جو پمپ اور موٹر خراب ہونے کی وجہ سے بند ہیں، وہ ایکسیئن ان کی رپیئرنگ کراتا ہے اور دس دن کے بعد پھر موٹر جل جاتی ہے یا اس کا وہ پمپ خراب ہو جاتا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ بھئی اس کو آپ تبدیل کریں ان پمپس کو اور موٹرز نئی لگائیں تو اس نے کہا جی ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، جب تک فنڈ نہیں آتا تو ہم اس کو تبدیل نہیں کر سکتے، تو منسٹر صاحب سے میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ فوری طور پر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے ایکسیئن کو فنڈز مہیا کریں تاکہ وہ جو ٹیوب ویلز بند ہیں اور پندرہ بیس دن، ایک کے دو مہینے ہو گئے ہیں اور اگر کہتے ہیں تو میں ان کو نشاندہی بھی کرا دیتا ہوں۔ ایک ہے ستوڑا کا ٹیوب ویل ہے، ایک جھنگڑاں کشکہ کا ٹیوب ویل ہے، ایک پلوالی کا ٹیوب ویل ہے تو اس کے پمپس اور موٹرز خراب ہیں، اگر آپ مہربانی کر کے ان کیلئے فنڈز مہیا کریں تو وہ نئے پمپس اور موٹرز جب تک نہیں لگیں گی، رپیئر شدہ پمپ اور موٹر دو تین دن چار دن ہفتہ چلتی ہیں پھر جل جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔ میری Respecful submission، دیکھیں میں ایک عرض کرتا ہوں، سپلیمنٹری کوسچنز زیادہ Allowed نہیں ہیں، اس کے باوجود بھی میں آپ سے کوآپریشن کرتا ہوں، آپ پلیز اگر آپ کا اپنا کوسچن ہے تو پلیز موو کریں۔ شکریہ جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔ اگر میرے جواب سے مطمئن نہ ہوئے تو یہ دوبارہ بھی مجھے اسمبلی کے باہر بھی دے سکتے ہیں۔ یہ جو پہلی بات ہوئی ہے کہ کچھ چیزیں جو کہ لوگ بھی بھرتی ہو گئے ہیں اور پیپرز میں سارا کچھ کمپلیٹ بھی ہے اور اس کے بعد بھی گراؤنڈ پر کچھ نہیں ہے، سارے ہاؤس سے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اوپر اور میرے اوپر ان کا احسان ہو گا کہ وہ اپنے حلقوں میں ڈھونڈ کے بتائیں، جس جس کی Constituency میں ایسی چیزیں موجود ہیں، وہ مجھے آ کے بتا دیں اور انشاء اللہ اس پر جو ایکشن لیا جائیگا، وہ بھی ہاؤس کے سامنے وہ بات ہو گی۔ تو میں پھر سے ریکویسٹ کرتا ہوں، صرف آپ کی بات کا جواب نہیں دے رہا، ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنے حلقوں میں ڈھونڈیں اور آپ کیلئے آسان ہے اس قسم کی چیزیں پیدا کرنا کہ کہاں پر یہ غلطیاں ہوئیں، یہ کرپشن ہوئی ہے، کرپشن ہے، Shared corruption ہے اور یہ میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ آپ مجھے دے دیں، ایک۔

(مداخلت) اچھا، اچھا دیکھیں، ایک رپیئر کی بات ہے، ایم اینڈ آر کی بات ہے، یہ جتنے بھی انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کا مسئلہ ذرا Different ہے، پبلک ہیلتھ کا Different ہے۔ پالیسی

یہ ہے کہ اگر ایریگیشن، سی اینڈ ڈبلیو، لوکل گورنمنٹ کے اندر جو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی چیز ہے اس کیلئے ایم اینڈ آر کو پیسے چاہئیں تو وہ پی سی ون بناتے ہیں اور وہ پی سی ون پھر وہ Claim کرتے ہیں پیسے لیکن میں نے سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ کی ہے، شاید وہ سمری بھی موؤ ہو چکی ہو کہ پبلک ہیلتھ کے اندر معاملات ذرا Different ہیں، معمولی سا کام ہوتا ہے، تیس چالیس ہزار تک، سٹیبلائزر خراب ہو جائے، کوئی مشینری خراب ہو جائے، اس کیلئے پی سی ون تیار کرنا، اس کیلئے پیسے پھر مانگنا، پھر دوبارہ اس کے اوپر کام کرنا، لوگ پانی کیلئے ترستے ہیں، تو میری سی ایم صاحب سے بھی ریکویسٹ ہے کہ یہ ہم پالیسی، سمری موؤ کرنے لگے ہیں تاکہ پہلے سے اکاؤنٹ میں پیسے موجود ہوں تاکہ یہ مسئلہ دوبارہ نہ آئے۔ یہ جو پالیسی ہم نے بنائی ہے، ہم کوشش کریں کہ جتنے بھی نئے ٹیوب ویلز لگے ہیں یا جو پرانے رہتے ہیں، ان کی مشینری ابھی نہیں خریدی گئی، اس کو ہم سولر کر لیں، کیوں؟ سولر ایک تو وہ سستے پڑتے ہیں، Initially شاید اس پر خرچہ چار سے دس لاکھ تک آتا ہے لیکن جو Calculation ہے، اس کے مطابق چار ساڑھے سال کے عرصے تک وہ پورا Cost جو ہم بل دیتے ہیں، وہ پورا کر دیتے ہیں اور باقی بیس سال تک وہ فری میں ہوتے ہیں اور مسلسل آپ کو پاور دستیاب ہوتی ہے اور ٹیوب ویل رکتے نہیں ہیں، وہ اسی لئے کہ اس سے پہلے بھی ہاؤس کے سامنے میں یہ بات کر چکا ہوں کہ ڈھائی سال ٹائم لائن ہے Average connection کی کہ جب پیسکو سے ہمیں کنکشن ملتی ہے اور وہ ظاہر ہے کہ جب پائپس بھی Rusted ہو جاتے ہیں اور واٹر بھی Contaminated ہے اور بیماریاں تقسیم ہو جاتی ہیں تو اس لحاظ سے ہم نے یہ سب کچھ ملا کے، ایک تو وہ سستا پڑتا ہے سولر، تو یہ مسئلہ پہلے سے، میں مفتی جانان صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کا بھی اچھا خاصہ اثر ورسوخ ہے اور اگر وہ چیف صاحب پیسکو سے کہہ دیں کہ وہ ہمیں جلدی اگر دے دیں تو شاید ان کی بات مان جائے، سنا ہے ان کی بات زیادہ مانتے ہیں۔ (تالیاں) وہ ہمارا کم مانتے ہیں (قہقہہ) تو اگر وہ پیسکو چیف سے کہہ دیں کیونکہ ہم نے تو جواب میں وہ چیک نمبر بھی دیا ہے اور پیسے بھی دیئے ہیں، ہمیں تو شک پڑتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ نہ دو، یہ اگر ہمارا ساتھ دیں تو آپ کا بہت بہت شکریہ۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: شاه فرمان خان! فیصلې سستې غونډې کړلې بنه، د مخکښې په شان فیصلې نه کوې۔ دا جی حقیقت دا دے چې اوس خو منسټر صاحب که دا

سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی لږ به ښه وی، هغه ځکه چې پینځه کاله خو په مشین باندې تیر شو، د بجلۍ مشین باندې او کیدے شی دا درې کاله به بیا په سولر سسټم باندې تیر شی خو زما به دا ګزارش وی چې دا د سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی چې دا چا غفلت کړے دے، واپډې والا به هم پته ولګی، ذمه دار چې کوم خلق دی، د هغوی به هم پته ولګی۔ زما به منسټر صاحب ته دا ګزارش وی۔

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: ٹھیک ہے سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ جائے، پتہ چلے گا کہ کس کی غفلت ہے، ٹھیک ہے۔ (قہقہہ)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No. 801-----

(Interruption)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی، د هاؤس نه اجازت اخلو کنه جی۔ کوئسچن نمبر 802 دے ؟

<u>جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات)</u>: نہیں جی، اس سے پہلے والا۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: 800. Is it the desire of the House that the Question No. 800, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 801, Mufti Said Janan, please.

* 801 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 09-2008 کے دوران تورہ وڑئی تحصیل ٹل میں ایک واٹر سپلائی سکیم منظور کی گئی تھی جو کہ تاحال نامکمل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم کے نامکمل ہونے کی وجوہات کیا ہیں، نیز حکومت غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: (الف) سال 09-2008 میں تورہ وڑئی تحصیل ٹل میں پبلک ہیلتھ کی سکیم موجود ہے۔

(ب) تورہ وڑئی کی سکیم 2009 میں شروع ہوئی اور جون 2011 میں مکمل ہونا تھی۔ مندرجہ ذیل تخمینہ کے مطابق مندرجہ ذیل کام موقع پر ہونا تھے:

1۔پانی کاSource:	70,000/-
2۔پائپ لائن:	78, 66,000/-
3۔ٹینک3000گیلن:	9, 29,000/-
4۔ڈسٹریبوشن سسٹم:	4, 53,000/-
کل	100, 25000/-

موقع پر معائنہ کے بعد یہ رپورٹ ہے:

1۔Sourceنامکمل ہے۔

2۔ سپلائی لائن لگائی گئی ہے لیکن نامکمل ہے۔

3۔3000گیلن ٹینک بھی نامکمل ہے۔

4۔ڈسٹربیوشن سسٹم بھی مکمل نہیں ہے۔

محکمہ ہذا نے مندرجہ بالا سکیم کے بارے میں حقائق جاننے اور مزید کارروائی کیلئے سپرنٹنڈنگ انجینئر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کوہاٹ اور ڈپٹی کمشنر ہنگو کو انکوائری کیلئے لکھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: دا جی د سن 10-2009 والا سکیم دے جی، ما جی لیکلی دی۔ اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکیم کے نامکمل ہونے کی وجوہات کیا ہیں، نیز حکومت کی غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟۔ دوئ جی جواب کښې لیکلی دی چې تورہ وڑئی سکیم سن 2009 میں شروع ہوئی، جون سن 2011 میں مکمل ہونا تھی، مندرجہ ذیل تخمینہ کے مطابق مندرجہ ذیل کام موقع پر ہونا تھے: پانی کا Source، دا نامکمل، پائپ لائن نامکمل، ټینک ګیلن نامکمل، ډسټربیوشن سسټم۔ دا مطلب دا دے، دا جی څلور څیزونه دی دا نامکمل دی او موقع باندې جی دغه ټهیکیدار ته اول ورخې55 لاکھ روپئ ورکړې شوې دی، اول ورخې55 لاکھ روپئ ورکړې شوې دی، بیا زه جی د شاه فرمان خان نوټس کښې دا خبره راولم، ته خو دلته مونږ ته وائې، سپیکر صاحب! دا به دغه دفتر کښې به چیف انجینئر او د پبلک هیلتھ سیکرټری، دا سې سیکرټری به نه وی چې زه د هغه دفتر له نه یم ورغلے، تر دې حده پورې چې دې خل دغه حکومت کښې زه د سیکرټری صاحب

دفتر ته وراغلم، هغه داسې ما پورې خندا غونډې وکړله خو ما ورته اووئيل چې ان شاء الله العظيم دا خبره به زه هله پريږدم چې دا زه وکړم۔ شاه فرمان خان! زه دا خبره کوم ستا د محکمې دفتر ته زه لاړ يم، هلته کښې مو چيف انجينئر صاحب ناست وو، هغه ته مو اووئيل اول هغه دا کوشش وکړو چې دا مفتی صاحب هم دغسې زمونږ په خبره باندې دغه کړم، لاړ شی، بيا سيکرټری صاحب ته زه ورغلے يم، هغه ته مې وئيلې دی، زما به دا گزارش وی چې دا سوال خاصکر چې کومه کميټی وی، خاص کميټی وی د دوئ د محکمې سره، دا د هغې ته وسپارلې شی چې د قومی خزانې ايک کروړ دس لاکه روپئ دا چا ورکړې دی؟ هغه ټول کارونه نامکمل دی او بيا مطلب دا دے ايک کروړ دس لاکه روپئ لاړې دی نو زما به منسټر صاحب ته دا درخواست وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی مسٹر شاہ فرمان خان، پلیز۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر! مفتی سید جانان صاحب نے جو بات کی ہے، صحیح کی ہے اسی لئے Consultants hire کرنا، یہ سارے جو مسائل ہیں، اس کا ہم نے یہ حل سمجھا، بہر حال مفتی جانان صاحب میرے خیال میں کیسے خوش ہونگے کہ کیس Already انٹی کرپشن بھیجا جا چکا ہے اور جو ذمہ داران ہیں، ان کے خلاف ایف آئی آر بھی کٹ چکی ہے۔ (تالیاں) مفتی جانان صاحب دوبارہ سنیں کہ انٹی کرپشن یہ کیس جا چکا ہے اور جو ذمہ داران ہیں، ان کے خلاف Already ایف آئی آر کٹ چکی ہے، <u>فیصلے</u> جتنے بھی سست ہو گئے، اتنے سست نہیں ہونگے کہ آپ نا امید ہو جائیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔ ملک بہرام خان، کوسچن نمبر 773۔

* 773 _ <u>جناب بہرام خان</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا تھا اور ان میں سے کچھ پلوں پر کام جاری ہے جبکہ بعض پلوں پر کام شروع کر کے ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض پلوں پر کام ہی شروع نہیں کیا گیا مثلاً کاروں درہ میں شیدیال تا بانڈ گئی پل بھی اس میں شامل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ پلوں کی تعمیر اور جاری منصوبوں پر سست روی کی وجوہات کی تفصیل فراہم کرے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے پڑھا)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کی تعاون سے دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی پر کام شروع کیا ہے لیکن ایسا کوئی پل نہیں ہے جسے ادھورا چھوڑا گیا ہو۔

(ب) جی نہیں، محکمہ نے تمام منظور شدہ پلوں پر کام شروع کیا ہے اور جو پل شیدیال تا بانڈہ گئی بتایا گیا ہے، وہ منظور شدہ پلوں میں شامل نہیں ہے۔

(ج) محکمہ نے ڈی ایف آئی ڈی فیز:I اور نیٹو کینیڈین پلوں پر کام شروع کیا ہوا ہے جو کہ مقررہ میعاد میں مکمل ہو جائیں گے جبکہ ڈی ایف آئی ڈی فیز:II پر کنسلٹنٹ کی طرف سے Design /BOQ مکمل ہونے کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ (اس مد میں اب تک محکمہ نے جتنا کام کیا ہے، اس کی سکیم وائز تفصیل درج ذیل ہے:

ADP No	Sub head	Scheme	Estimated Cost	Physical progress (%age)
360		DFID Assited Steal Bridges Project in crisis effected Districts of Malakand (Upper Dir) Phase-I	--	
	1.	Constn: of Steel Bridge at Seringal Dog Dara	25.114	85%
	2.	Constn: of Steel Bridge at Dhoom Achar over Kohistan River Upper Dir.	39.041	20%
361		Constn: of Abutments & Launching of NATO / Canadian Steel Bridges provided to Pak Army Shomal Bridge at Batel Nullah	16.817	90%
362		DFID Assisted Steel Bridges of Malakand Division Sub head: Construction of Abutments approached and launching of steel bridges to be provided by DFID under Flood Damages Restoration Project in District Swat, Chitral, Dir lower and District Upper Dir.	--	--
	1.	Sheringal Colony	30.537	Work on the schemes not strarted yet as
	2.	Jhone Kass	30.537	

	3.	Gojaro Kass	30.537	the Design / BOQ is still awaited
	4.	Almas Dag Tarpatar	30.537	

جناب بہرام خان: سوال نمبر 773 الف ب ج۔ صاحب، په دې سوال کښې ما د محکمې نه غوښتلی وو چې آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امداد سے، تعاون پر دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا ہے؟ ان میں سے کچھ پلوں پر کام جاری ہے جبکہ بعض پلوں پر کام شروع کرکے ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے۔ دوئ را ته جواب راکړے دے۔ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی پر کام شروع کیا ہے لیکن ایسا کوئی پل نہیں ہے جسے ادھورا چھوڑا گیا ہے۔ دا جی بالکل سفید جهوټ او داسې دروغ ئے وئیلی دی چې دا بالکل هغه سفید دروغ چې ورته وائی۔ زه خو جی حیران په دې باندې یم چې دا محکمه حالانکه اوس چې کوم سیکرټری صاحب راغلے دے، سی اینډ ډبلیو نو د هغه نه خو زه ډیر زیات مطمئن یم خو دې محکمې چې دا خبره کړې ده چې داسې یو سکیم هم نشته چې هغه ادهورا یا داسې نیمګړے پاتې شوے دے، زه ورته ښایم جی، د سی اینډ ډبلیو محکمې ته زه دا ښایم جی، وولر پل ملک آباد، دا Sunpension bridge دے، دا په ضلع دیر بالا کښې دے، دا د خاګرام په مقام کښې دے۔ د دې ټینډر شوے دے په 2011 کښې، د دې ټینډر کارروائی زما سره شته، د دې تخمینه لاګت دے 290,00000 روپئ چې دغې کښې 129,00000روپئ لګیدلې دی او دا نور پل دغسې پروت دے۔ بل پل چې دے، چې دغه بل پل د دوبندو په نوم باندې مشهور دے، Suspension bridge دے، دوبندو دیر بالا چې په هغې کښې زمونږ سره د عنایت الله صاحب حلقه ده او دې راسره هم ګواه دے او دا زمونږ محمدعلی بهائی دوئ هم ګواه دی چې مونږ په دغه پلونو باندې ښکته، دغه روډ باندې ښکته پور ته ځو او هره ورځ مونږ خلق ودروی او وائی ستاسو حکومت راغے نو زمونږ چې کوم هغه مخکښینی پلونه وو په هغې باندې کار بند دے۔ دوئ جی په دې بل سوال کښې وئیلی دی، په (ب) کښې، په (ب) کښې ئے وئیلی دی چې دا فزیبلټی رپورټ او داسې سکیمونه نشته دے، زه جی دا وایم چې خال، په دیر پائیں کښې خال کښې یو برج دے چې هغه سیلاب کښې هغه برج وړے شوے وو او د هغې د پاره هم

دوئ جی فزیبلٹی رپورٹ جوړ کړے وو، سندرول دے جی چې هغه زمونږ د عنایت اللّٰه صاحب په حلقه کښې دے۔ بل دے جی جان بهټئ ده جی، شیدل باندئ، شیدل باندہ گئ او صندل باندئ چې دې باندې جی تیر هلته کښې جنگونه هم شوی دی او تر اوسه پورې نه دی شوی۔ زه دا درخواست کوم جی چې دا زما سوال د سټینډنگ کمیټئ ته لاړ شی چې په دیکښې دودھ دودھ او پانی پانی شی چې د هغې پته ولگی چې مونږ په دې فلور باندې غلط بیانی کوؤ او که نه محکمه جی۔ حکومت دې خپل وزیر ته صحیح خبره نه کوی، دا د سټینډنگ کمیټئ ته لاړ شی چې دیکښې پته ولگی چې څوک غلط بیانی څوک کوی او دا حکومت فیل کول څوک غواړی او دا کارورنه Delay کول څوک غواړی؟

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظفر سید، پلیز۔ مظفر سید۔

جناب مظفر سید: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دیکښې زما ضمنی سوال دے چې دوئ وائی چې پلونه Incomplete نشته نو منجائی، څه نومونه خو ملک صاحب اووئیل خو منجائی، کار په هغې نه دے شروع شوے جبکه هغه هم د دې تسلسل یو حصه ده نو محکمه د د دې جواب وکړی چې دا منجائی پکښې دوئ ولې نه دے Mention کړے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی صاحب، پلیز۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ چونکه د ملک بهرام خان صاحب سوال نمبر 773 کښې دوئ د محکمې نه سوال کوی چې دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام، نو په دیر بالا کښې خو الحمدللّٰه پلونه هم ډیر زیات دی خو سیلاب د بدقسمتئ نه ډیرې زیاتې علاقې تباه کړې هم دی او ډیر زیات پلونه ئے وړی هم دی نو په دیر بالا کښې زما خپله حلقه کښې یو درې داسې پلونه دی چې هغه هم په دې سوال، په دې دغه کښې چې دے په دائره کښې دا هم راځی۔ زما خپله په حلقه کښې پاتراک نوم یو کلے دے چې هلته د پینځه کروړو روپو یو پل دے او ځلورم کال دے هغه Still pending دے، هم په

دغه یو پوزیشن باندې او سوال په جواب کښې غلط بیانی کوی چې دا څیزونه نشته نو لهذا دا خو زما خپل د حلقې هم د دې پلونو هم دا صورتحال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف، پلیز۔ عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر! مائیک کام نہیں کر رہا ہے۔

ایک رکن: دیخوا راشه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ اصل میں یہ جو سوال ہے، اس سوال کو اگر غور سے پڑھیں تو انہوں نے جو لکھا ہوا ہے۔ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے دیر بالا میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا تھا اور ان میں کچھ پلوں پر کام جاری ہے جبکہ بعض پلوں پر کام شروع کر کے ادھورا چھوڑا گیا ہے۔ اس کی Reply یہ ہے کہ یہ دو اس وقت مختلف باہر، جو بیرونی امداد ہے اس کی وجہ سے ڈی ایف آئی ڈی اور نیٹو جو کینیڈین ہیں ان کے تعاون سے کام جاری ہے اور جتنے ہمارے پاس اس وقت ریکارڈ پل ہیں، ان کے اوپر کام شروع ہے اور ایسا ہمارے پاس کوئی پل نہیں ہے کہ جس کے اوپر بیرونی امداد سے، یہ بیرونی امداد کا لفظ انہوں نے خود Use کیا ہے تو اس میں جتنے پل ہیں، ان کے اوپر کام شروع ہے اور ایسا کوئی پل نہیں ہے جس کے اوپر کام ادھورا ہو۔ ایک پل کا یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یہ شیدل بالا تا بانڈ گئی، یہ منظور شدہ پلوں میں نہیں ہے، یہ اس میں ہے کہ 124 پلوں کا سروے ہوا تھا اور اس میں سر جو منظوری ہوئی تھی، 46 پلوں کی ہوئی تھی اور جتنے وہاں پر پل ہیں، وہاں ان کے اوپر باقاعدہ کام شروع ہے اور یہ جو ڈی ایف آئی ڈی ہے، اس میں ان کا پروسیجر یہ ہوتا ہے کہ اس کے اوپر باقاعدہ اس کا Estimate بنتا ہے، BOQ, Bill of Quantity اور ڈیزائن اس کے بعد ہوتا ہے، اس کے اوپر تھوڑا سا ٹائم لگتا ہے اور جو کینیڈین پل ہیں، ان کے اوپر جلدی کام شروع ہو جاتا ہے تو ایسا کوئی پل نہیں ہے جس کے اوپر کام شروع نہیں ہوا ہو اور جو منظور نہیں ہوا تو اس کے اوپر کام نہیں شروع ہوا جی۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ملک بہرام خان۔

جناب بہرام خان: جناب سپیکر صاحب! غم خو دغه دے کنه چې مړے پروت دے او زه ئے بنه وینم چې دا مړے شته او خلق وائی چې نشته دے۔ زه دا وایم چې دا دوه پلونه کوم چې زه درته خبره کوم 290,00000 روپئ، د دې باقاعده ټینډر شوے دے، زمونږ سره ئے ټینډر کاپی شته۔ دا بل چې زه یادوم 290,00000 روپئ، د

دې ټينډر شوے دے، هغه لاړ باندې مونږ ځو راځو، ما ترې جی دا جواب غوښتے دے چې دا تاسو نيمګړی پريښودی دی، ادھورے چھوڑ دیئے گئے ہیں، دوئ راته وائی چې مونږ يو نه دے پريښودے۔ زه دا وايم جی چې دا د کميټۍ ته لاړ شی چې پته ئے ولګی چې دا ادهورا دوئ پريښودی دی او که نه ئے دی پريښودی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں عارف صاحب!

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات:</u> ٹھیک ہے کمیٹی کو بھیج دینے کو تیار ہیں سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی مسٹر عنایت اللہ، پلیز۔

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):</u> جناب سپیکر! ایک منٹ کیلئے، میں اس مسئلے کا حل نکالتا ہوں۔ یہ ویسے ہی اس میں کوئی Disconnect ضرور ہے یعنی یہ جو ملک بہرام صاحب نے برجز کی نشاندہی کی ہے، میرے حلقے کے اندر یہ جو جان بھٹی برج کی انہوں نے نشاندہی کی، یہ بھی 2010 کے فلڈ میں بہہ چکا ہے اور اسکی پیکچر بھی میرے پاس موجود ہے۔ یہ دوسرے نام جو انہوں نے لئے ہیں، وہ بھی بالکل درست ہیں۔ میرے خیال میں کوئی اس قسم کی Disconnect ہے کہ اس کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ اور ہم ایک Page پہ نہیں ہیں، تو میرا خیال ہے کہ ڈیپارٹمنٹ بھی اس طرح Blatantly اور Brazenly جھوٹ نہیں بول سکتا ہے، اگر اس کے اوپر کوئی ڈیپارٹمنٹل انکوائری، کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے گا تو سٹینڈنگ کمیٹیز ابھی بنی بھی نہیں ہیں اور معاملہ ویسے لٹک جائے گا تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں ملک بہرام خان سے کہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری، ہم سیکرٹری صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں اور یہاں سے مطلب حکومت کی طرف سے یہ ایک قسم کی میں ایشورنس دیتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری بھی کریں گے اور اس کے نتیجے میں اس مسئلے کا حل نکالیں گے۔

<u>جناب بہرام خان:</u> سپيکر صاحب! د منسټر صاحب او د دوئ خبره خو ما ته منظور ده خو کميټۍ خو چې کله جوړه شی بيا پکښې يو يو کال لګی، که دوئ دوه ورځې کښې زما سره سيکرټری صاحب، چيف انجنيئر او دا راسره دوه درې ورځې پس کښينوی نو ډيپارټمنټل انکوائری به پرې وشی، زه ئے ورسره منم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: کریں گے، جس طرح ملک بہرام صاحب کہتے ہیں اسی طرح کریں گے۔ چیف انجنیئر صاحب اور سیکرٹری وہ یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں اور سن بھی رہے ہیں تو اس لئے ان کو مطمئن کریں گے، یہ پورا دیکھ لیں گے، ان سارے کیسز کو دیکھیں گے اور ہمیں ان کی Integrity کے اوپر کوئی شک نہیں ہے، ہم سمجھتے ہیں وہ Competent آدمی ہیں اور اس کا حل نکالیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ محترمہ نجمہ شاہین، کوئسچن نمبر 840، نجمہ شاہین۔

* 840 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی ضلع کوہاٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مروجہ قوانین و ضوابط کے تحت ملازمین کی بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، نیز میونسپل کمیٹی کوہاٹ میں ڈیلی ویجز پر رکھے گئے، ملازمین کی تعداد بھی بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) جی ہاں، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران میونسپل کمیٹی کوہاٹ میں 290 سٹاف کو مروجہ قوانین و ضوابط کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ڈیلی ویجز پر کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! کہ آج آپ نے مجھے موقع دیا کوئسچن کا کیونکہ کوئسچنز آور ختم ہو جاتا ہے اور کوئسچنز میرے یوں ہی رہ جاتے ہیں۔ میرا کوئسچن میونسپل کمیٹی سے پانچ سالوں میں کی گئی بھرتی کے بارے میں ہے جس کا جواب انہوں نے 290 افراد کی بھرتی کا دیا ہے تو جناب، 290 افراد اور ان کے لگ بھگ وہاں پر پہلے سے عملہ بھی موجود ہے، تو منسٹر صاحب! میری صرف یہ درخواست ہے کہ آپ کوہاٹ کا ایک Unannounced دورہ کریں تو آپ کو وہاں کا ماحول بتا دے گا کہ یہ لوگ کیا کارکردگی کر رہے ہیں اور تنخواہیں تو یہ لوگ کمیٹی سے لے رہے ہیں لیکن یہ کیا کر رہے ہیں، ان کی باقاعدہ تحقیق کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عنایت اللہ پلیز۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ویسے میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ بڑی دھڑا دھڑ بھرتیاں ہوئی ہیں، بڑے پیمانے پر بھرتیاں ہوئی ہیں اور وہ اب لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے اپنے ریونیوز کے اوپر ایک بوجھ ہیں، اب اس وقت۔ یعنی ہمارا جو Salaried budget ہے وہ ہمارے اپنے ریونیوز کو Exceed کر

رہا ہے تو ظاہر ہے محکمے نے جو جواب دیا ہے، روایتی طور پر جس طرح محکمہ جواب دیتا ہے، وہی جواب ہے اور میں، سچی بات یہ ہے کہ مطلب یہ ہے اگر قواعد و ضوابط کے خلاف ان کا خیال ہے کہ بھرتی ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ Solid proofs وغیرہ ہیں تو اس میں انکوائری کرتے ہیں اور وہ Findings اور وہ اس انکوائری کمیٹی کو حوالہ کریں، ہم کیا وہ غلط کام کو Protect کریں گے، ہم کیوں ان کو مطلب وہ دیں گے؟ اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کی، اگر کوئی اس وقت ثبوت ہے تو وہ اس پر میں Already to inquire۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم! میرے خیال میں بہتر تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب انکوائری کا کہہ رہے ہیں تو بہتر ہے کہ انکوائری ہو جائے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: جی ٹھیک، ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ مفتی فضل غفور صاحب، کوسچن نمبر 828۔

* 828 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے 79 بونیر III میں کونسی سڑک ہائی وے اور ضلعی ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) سال 13-2012 میں پی کے 79 میں موجود سڑکوں کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا، کی تفصیل الگ الگ بتائی جائے؛

(ج) ڈگر سے کڑاکڑ کنڈاؤ تک کی سڑک کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ جاری ہو چکا ہے اور اسکی تا حال مرمت نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) ضلع بونیر میں ضلعی سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ خیبر پختونخواہائی وے اتھارٹی کے زیر نگرانی پروانشل ہائے وے S.10 (شہباز گڑھی، رستم، امبیلا، ڈگر، کڑاکڑ، بریکوٹ) 103 کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ اس سڑک میں 32 کلومیٹر سیکشن کڑپہ تا کڑاکڑ ٹاپ (کلومیٹر 53 تا 85) حلقہ پی کے 79 بونیر III میں آتا ہے۔

(ب) سال 13-2012 میں پی کے 79 میں ضلعی سڑکوں کی مرمت کیلئے 3.900 ملین روپے فنڈ مختص کیا گیا تھا۔ سڑک کی Approval Plan (Road approval plan) کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ پراونشل ہائی وے S-10 میں ڈگر سے بریکوٹ تک سیکشن کیلئے سالانہ مرمت کی مد میں برائے

سال 2012-13 میں 35.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں پی کے 79 کے 32 کلومیٹر کا حصہ تناسب کے لحاظ سے تقریباً 17.5 ملین روپے بنتا ہے۔اس سلسلے میں مبلغ 10.00 ملین روپے 30-6-2013 تک خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تناسب کے لحاظ سے پی کے 79 کا حصہ 17.5 ملین روپے بنتا ہے، تاہم موجودہ بارشوں کی وجہ سے مرمتی کام وقتی طور پر روک دیا گیا تھا جو کہ موسم ٹھیک ہونے پر دوبارہ شروع کیا گیا اور اب مکمل ہو چکا ہے۔

ROAD INVENTORY C & W DIVISION BUNER FOR THE YEAR JUNE 2012

P-1

S.No	Name of Road	Class	Type	Length (K-meter)	Pavement BT Width (M)	Condition	Remarks
1.	Jowar Pir Baba Road	AA	Blacktopped	19.00	6.10	Good	PK-79
2.	Daagar Pir Baba Road	AA	Blacktopped	14.00	6.10	Good	PK-79
3.	Pir Baba Qadar Nagar Road	A	Blacktopped	6.00	3.65	Fair	PK-79
4.	Pir Baba Malik Pur Dokada Road	A	Blacktopped	7.00	3.65	Fair	PK-79
5.	Daagar Bar Gokand Road	A	Blacktopped	26.00	3.65	Fair	PK-79
6.	Daagar Shalbandai Tango Pull Road	A	Blacktopped	14.00	6.10	Fair	PK-78 & 79
7.	Krapa Nawan Killey Sar Malang	A	Blacktopped	12.60	3.65	Poor	PK-79

	Road						
8.	Bazargai Bampoha Navi Dand Road	A	Blacktopped	13.00	3.65	Poor	PK-79
9.	Jowar Girarai Charorai Road	A	Blacktopped	6.00	3.65	Poor	PK-79
10	Batai Gokand Road	A	Blacktopped	9.00	3.65	Poor	PK-79
11	Gokand Kalail Road	A	Blacktopped	10.00	3.65	Poor	PK-79
12	Pir Baba Balo Khan Road	A	Blacktopped	1.50	3.65	Poor	PK-79
13	Kalail Road	A	Blacktopped	2.00	3.65	Fair	PK-79
14	Pir Baba Kalabat Road	A	Blacktopped	3.00	3.65	Fair	PK-79
15	Torwarsak Nawan Kalley Ashezo Maira Road	A	Blacktopped	8.00	3.65	Fair	PK-79
16	Katkala Salazo Maira Ashezo Maira Road	A	Blacktopped	4.00	3.65	Fair	PK-79
17	Kulyarai Khaista	A	Blacktopped	3.00	3.65	Fair	PK-79

	Baba road						
18	Anghapur Road	A	Blacktopped	1.50	3.65		PK-79
19	Jang Dara Road Angha Pur	A	Blacktopped	2.00	3.65	Fair	PK-79
20	Torwarsak Jan Dara Road	A	Blacktopped	8.00	3.65	Fair	PK-79
21	Gulshan Abad Kass Nagi Kando	A	Blacktopped	1.50	3.65	Fair	PK-79
22	Elai Sharshemo Tangi Road	A	Blacktopped	3.00	3.65	Poor	PK-79
23	Bodool Mur Kals Kgaila Road	A	Blacktopped	2.50	3.65	Poor	PK-79
24	Kala Khila Barjo Kari Road	A	Blacktopped	1.00	3.65	Poor	PK-79
25	Char Road	A	Blacktopped	1.50	3.65	Fair	PK-79
26	Katkala Salarzo Maira Road	A	Blacktopped	1.50	3.65	Poor	PK-79
27	Charai Road	A	Blacktopped	1.00	3.65	Fair	PK-79
28	Liqanai Road	A	Blacktopped	4.00	3.65	Fair	PK-79
29	Bampukha Koi Road	A	Blacktopped	1.00	3.65	Poor	PK-79
30	Bampukha Link Road	A	Blacktopped	6.00	3.65	Fair	PK-79
31	Mula	A	Blacktopped	3.30	3.65	Fair	PK-79

	Yousaf Road						
32	Banda Village Road	A	Blacktopped	1.00	3.65	Fair	PK-79
Total: -				**196.90**			

WORK PLAN M & R ROADS FOR 2012-13

S.No.	Name of Scheme	Cost (M)	PK
1.	Jowar Road to Rampokhakingar Gala Road	0.850	PK-79
2.	Ghararai Road	0.650	PK-79
3.	Nawakallay Road	0.700	PK-79
4.	Daggar Bridge to Pir Baba Road	0.400	PK-79
5.	Pir Baba Jowar Road	0.600	PK-79
6.	Gokand Road	0.200	PK-79
7.	Pir Baba Malakpur Road	0.200	PK-79
8.	Pir Baba Qader Nagar Road	0.300	PK-79
Total:		**3.900**	

مولانا مفتی فضل غفور: بس I am satisfied جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ کوسچین نمبر 829، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 829 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 79 بونیر میں اگست اور ستمبر 2013 کے مہینوں میں بارش کے پانی اور سیلاب کی وجہ سے کافی روڈز اور پلوں کو مکمل، جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈوں / پلوں کو دوبارہ تعمیر کرنا اور حفاظتی پشتوں کے ذریعے انکو محفوظ بنانا محکمہ کی ذمہ داری ہے؛

(ج) اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو متاثرہ سڑکوں اور پلوں کی فہرست فراہم کی جائے نیز محکمہ انکو دوبارہ تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں لیکن ذمہ داری صرف ان سڑکوں اور پلوں کی حد تک ہے جو محکمہ مواصلات وتعمیرات ضلع بونیر کے چارج پر ہیں۔

(ج) ضلع بونیر میں بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے متاثرہ سڑکوں اور پلوں کی بحالی کیلئے تخمینہ لاگت پی سی ون بنایا گیا ہے جس کی مالیت 225.274 ملین روپے ہے اور پی کے 79 میں مجوزہ سڑکوں اور پلوں کی فہرست درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سڑک/پل کا نام	نمبر شمار	سڑک/پل کا نام
01۔	اشیر ومیرہ روڈ	02۔	گیرارے روڈ۔
03	توروسک حاجی بابا روڈ	04۔	ٹربٹوال ملک پور تابٹئی روڈ۔
05۔	معصوم بابا روڈ	06۔	لیا نئی روڈ/کازوے۔
07۔	کازوے پیر بابا تادوکاڈا روڈ۔	08۔	لنک روڈ تا بیش پور۔
09۔	اشیزونوے لنڈے طالب آباد روڈ	10۔	جوڑ پیر بابا روڈ۔
11۔	گاگرہ پیر بابا روڈ	12۔	پیر بابا بٹئی روڈ۔
13۔	چڑئی روڈ	14۔	بٹئی روڈ۔
15۔	ملک پور روڈ	16۔	کڑپہ تانواں کلے بقیہ حصہ۔

بعدازاں فنڈز کی قلت کے پیش نظر فی الحال مندرجہ ذیل سڑکوں/پلوں کو مرمت وبحالی کیلئے تجویز کیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 38.164 ملین روپے ہے اور مورخہ 28-11-2013 کو ڈی جی پی ڈی ایم اے کو ارسال کی جاچکی ہے۔ پی کے 79 مجوزہ سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سڑک/پل کا نام	نمبر شمار	سڑک/پل کا نام
01۔	اشیر ومیرہ روڈ	02۔	معصوم بابا روڈ۔
03۔	گاگرہ پیر بابا روڈ	04۔	ملک پور روڈ۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا ما چې کوم سوال کړے وو نو د سوال جواب خو راغلے دے خو د سی ایم صاحب توجه لږ دې طرف ته غواړم، زمونږ علاقه کښې اگست 2013 کښې چې کوم فلډ د وجه نه او سختو بارانونو د وجه نه کوم روډونه خراب شوی وو، چونکه زما علاقه پی کے 79 د بونیر دا Hilly area ده او غریزه علاقه ده نو هلته اوبه ډیر لوئې نقصانات کوی او ډیر روډونه خرابوی۔ اوس هم هلته داسې روډونه شته دے چې هغه د تگ قابل نه دی او Already دې د پاره ما سی ایم صاحب ته یو ریکویسټ هم کړے وو او سی ایم صاحب تشریف فرما دے که دوئ په فلور آف دی هاؤس باندې لږ تسلی مونږ ته راکړی چې Flood damages کښې به په دغه کښې چې کوم ډیر زیات خراب سړکونه وی، په هغې کښې به څه نه څه برخه دوئ بونیر ته ورکوی او هغه به پکښې دوئ شاملوی نو ان شاءالله چې ډیر ډیره مننه به وی، ډیره شکریه به وی۔ سی ایم صاحب ته دا درخواست کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر 830، مولانا فضل غفور ایم پی اے صاحب۔

* 830 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے 79 بونیر III محکمہ کی کل کتنی خالی آسامیاں موجود ہیں اور انکو کب تک پر کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) محکمہ مواصلات وتعمیرات ضلع بونیر میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں:

1۔	سب انجینئر، بی پی ایس 11	چار آسامیاں۔
2۔	سٹینو گرافر، بی پی ایس۔14	ایک آسامی۔
3۔	اکاؤنٹس کلرک، بی پی ایس 09	ایک آسامی۔
4۔	ٹریسر، بی پی ایس 05	ایک آسامی۔

مندرجہ بالا آسامیاں صوبائی کیڈر کی ہیں اور یہ آسامیاں حلقہ وائز یا مقامی کیڈر میں نہیں ہوتیں۔

1۔ سب انجینئر اور سٹینو گرافر کی آسامیاں پر کرنے کیلئے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کو ڈیمانڈ بھیجی ہوئی ہے، جونہی پبلک سروس کمیشن سے امیدوار بھرتی ہو کر آجائیں گے، انکو خالی آسامیوں پر بشمول سی اینڈ ڈبلیو بونیر تعینات کیا جائے گا۔

2۔ اکاؤنٹس کلرک کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے جلد ہی محکمانہ پروموشن کمیٹی کی میٹنگ منعقد کی جا رہی ہے اور جلد ہی خالی آسامی پر تعیناتی کی جائے گی۔ اس طرح ٹریسر کی خالی آسامی جلد از جلد پر کر دی جائے گی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی بس Satisfied جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر 831، مفتی فضل غفور صاحب، پلیز۔

* 831 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 13-2012 کے دوران حلقہ پی کے 79 بونیر III میں نئی سڑکوں کی تعمیر کی مد میں کتنی رقم کن کن سڑکوں کیلئے مختص کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) سال 13-2012 کے دوران حلقہ پی کے 79 بونیر III میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی اور پارسا کے تحت جن سڑکوں کیلئے رقم مختص کی گئی تھی، انکی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Road	AA Cost	Upto 31-10-13 Expenditure	Physical Progress
1	Katkala Ashezo Mere Naway Kalay (ADP No. 302/2012-13)	Rs.10.00(M)	3.725	40%
2	Daggar Pull to Gokand (ADP No. 305/2012-13)	Rs.10.00(M)	10.000	90%
3	Elay Road ADP No. 305/ 2012-13)	Rs.9.747(M)	4.854	80%
4	Bhia Kay Mala (ADP No. 308/2012-13)	Rs.9.950(M)	9.950	Completed
5	Kat Kala shprang Road (ADP No. 308/2012-13)	Rs.7.500(M)	6.469	85%
6	Krap Naway Kalay Road (ADP No. 308/2012-13)	Rs.7.500(M)	8.096	Completed
7	Daggar Chowk to Daggar village (PaRRSA)	Rs.7.500(M)	7.500	Completed

مولانا مفتی فضل غفور: جی، په دیکښې چې څومره روډونو ته کوم Cost ایښودلے شوے دے جی نو تقریباً تقریباً په دیکښې اکثر روډونه کمپلیټ شوی دی خو جناب سپیکر، دا یو روډ په دیکښې سیریل نمبر 4 کښې بهائی کلے کالا خیل روډ اے

ډی پی نمبر 308/2012-13 چې دے ، دې د پاره 9.950 ملین روپئ دغه شوې وې ، په دیکبنې څه Saving cost دے او دغه روډ د په هغې باندې زه وایم چې دا Extend شی او مخې ته لاړ شی۔ هغې د پاره Already ما سی ایم صاحب ته یو ریکویسټ هم کړے وو خو هغه فائل لا اوسه پورې په هوا کبنې دے نو که دوئ د خپلې تسلئ سره سره دا خبره هم په فلور باندې لږ تسلی را کړی چې دغه Saving cost چې کوم دے ، دا به دوئ دغې روډ د مزید Extend کولو د پاره ریلیز کړی ، ډیره مهربانی به وی ، ډیره شکریه به وی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی۔ کوئسچن نمبر 832، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 832 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمایئں گے کہ:

(الف) پی کے 79 بونیر III میں موجود سڑکوں کی روزانہ مرمت و صفائی کیلئے کل کتنے قلی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، نیزان قلیوں کی ڈیوٹیاں کس شیڈول کے تحت کن کن سڑکوں پر لگی ہوئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے پڑھا)</u>: (الف)

پی کے 79 بونیر III میں قلیوں کی تعداد اور ڈیوٹیوں کا شیڈول لسٹ درج ذیل ہے:

S.No.	Name	Place of Duty	Design:
1.	Pervez	Daggar Pir Baba Rd	Mate
2.	Bashir	Daggar Pir Baba Rd	Mate
3.	Abdullah Jan	Tor Warsak Road	Coolie
4.	Arsala Khan	Jawar to Pir Bala Road	Coolie
5.	Said Rahim	Jawar to Pir Bala Road	Coolie
6.	Sharif	Jawar to Pir Bala Road	Coolie
7.	Wazir Zada	Tor Warsak Road	Coolie
8.	Tota	Tor Warsak Road	Coolie
9.	Gul Hayat	Tor Warsak Road	Coolie
10.	Muhammad Qamrosh	Office of C&W Buner	Coolie
11.	Ghulam Muhammad	Office Highway sub-Division	Coolie
12.	Gul Rishad	Daggar Pir Baba Road	Coolie
13.	Khadmer	Daggar Gokand Road	Coolie

14.	Bakht Rawan	Daggar Gokand Road	Coolie
15.	Wakeel Khan	Karapa Naw Kalley Road	Coolie
16.	Fazal Dad	Karapa Nawa Kalley	Coolie
17.	Rahman Gul	Karapa Nawa Kalley Road	Coolie
18.	Shaidar	Karapa Nawa Kalley Road	Coolie

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا قلیز چی خومره دی، روډونو د خدمت د پاره او د دې د Repair د پاره مقرر شوی دی نو فهرستونه خو دلته فراهم شوی دی جناب سپیکر! خو د هغې سره ما یو سوال کړے وو "نیزان قلیوں کی ڈیوٹیاں کس شیڈول کے تحت کن کن سڑکوں پر لگی ہوئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" دا سوال نامکمل دے جی، جواب نامکمل دے، د دې شیډول ما ته نه دے Provide شوے نو بهرحال۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر، گزارش یہ ہے کہ اس میں جو Reply ہے، اس میں آپ دیکھیں، پہلے Name لکھا ہوا ہے، Name کے ساتھ پھر اس کا Place of duty، یہ شیڈول ہے کہ جہاں پر اس کی ڈیوٹی ہے اور پھر اس کا Designation لکھا ہوا ہے تو اس طرح یہ جو جواب ہے، اس میں ساری Reply آپ کی موجود ہے اور اس میں سارا بتایا گیا ہے کہ کس میٹ کی اور کس قلی کی کہاں پر ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو اگر بتادیں پھر؟

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ لکه څنګه چې عارف صاحب خبره وکړه، بالکل دا خبره د دوئ ټهیک ده خو په Spot باندې دا خلق په ډیوټئ باندې په نظر نه راځی لهذا محکمه د دې پابند کړلے شی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: بالکل، یہ اگر Spot پہ وہاں نہیں ہیں، یہ یہاں ہمارے بھی کافی لوگ Spot پر نہیں ہوتے، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اگر نہیں ہیں، آپ ان کے نام کی نشاندہی کریں، ان کا پتہ کریں، ان کے خلاف ہم باقاعدہ محکمانہ کارروائی کرتے ہیں، ان کو یہ نہیں کہ ان کو Suspend، ان کو گھر بجھوائیں گے جی فارغ کرینگے ان لوگوں کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ کوئسچن نمبر 857۔ میرے خیال میں سردار حسین بابک صاحب بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سر، اسمیں میری ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید جعفر شاہ، پلیز۔

* 857 _ جناب سردار حسین (سوال جناب جعفر شاہ صاحب نے پیش کیا): کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو باہر ممالک / بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ کو کس ملک / مالیاتی اداروں سے گزشتہ تین سالوں میں کتنی امداد مل رہی ہے، نیز مذکورہ رقم کن مدات میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا):

(الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں جن جن اضلاع میں بیرونی ممالک کی امداد سے جو کام ہوئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اس میں میرا سپلیمنٹری ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اگر توجہ دے دیں۔ اس میں سیریل نمبر 2، کانجو مدین روڈ، اس میں یہ ہے کہ دامانہ تک تو اس کی فزیبلٹی بھی ہو گئی ہے اور اس پر کام بھی جاری ہے لیکن اگر یہ جو پانچ کلو میٹر رہتا ہے فاصلہ مدین تک، اس کو اگر مکمل نہ کیا جائے تو یہ پورے پیسے ویسے فضول جائیں گے تو میری گزارش سیکرٹری صاحب سے یہ ہے کہ یہ جو پانچ کلو میٹر ہے، اس کیلئے ان کا کیا پلان ہے، مدین تک اس کو Link کروانے کیلئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: یہ جو کوئسچن تھا، اس میں آپ نے صرف یہ پوچھا تھا کہ باہر ممالک، بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے، اس میں ٹوٹل ہم نے اس کے ساتھ ڈیٹیل بھی لگائی ہے اور یہ جو آپ نے اس طرح کہا ہے کانجو سے، شریف آباد تا کانجو آپ اس کا کہہ رہے ہیں؟

جناب جعفر شاہ: یہ سیریل نمبر 2 کانجو مدین روڈ کا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: نمبر 2، اچھا جی اس میں بھی ٹوٹل رقم کا آپ نے پوچھا تھا اور یہ INL اور PKHA پختونخوا گورنمنٹ سے چل رہا ہے اور جس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو زیادہ کیا جائے، خیر ہے اس کو ہم اپنے Next PC-1 میں ڈال دیتے ہیں اور اگر آپ ہمیں کوئی Proposal دے دیں تو اس کو پی سی ون میں ڈال کر Next میں ان کو آگے کروادیں گے جی، بالکل۔

جناب جعفر شاہ: Thank you very much کیونکہ اگر یہ پانچ کلو میٹر نہ بنے تو یہ جو بنا ہے، یہ بھی فالتو رہے گا تو فضول ہوگا، تو یہ 5 Km is must, that will be my request کہ اس کو Include کریں۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ جی میڈم انیسہ زیب صاحبہ، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: پارلیمانی سیکرٹری سے میری گزارش ہے کہ یہ جو آخری پراجیکٹس ہیں جو اے ڈی پی کے دیئے ہوئے ہیں جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ Through American Embassy under International Narcotics Law، تو یہ کیا امریکی سفارتخانہ اس کے پیسے دے رہا ہے یا UNDCP کر رہی ہے اس کیلئے، کیونکہ آپ نے لکھا ہے Through American Embassy۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مسٹر عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی۔ یہ آپ نے جی کہاں پر اس میں نشاندہی کی ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جواب کے سب سے End میں دیکھیں، یہ جو کوہستان، تورغر اور ہری پور کیلئے، ہری پور نہیں، تورغر اور کوہستان کیلئے Improvement and Blacktopping of Pattan Chawadra road اور اس سے پہلے تاکوٹ دربند روڈ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: یہ آپ اگر سیریل نمبر میں بتادیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سیریل نمبر تو اس کے اپنے ہیں 1، 2، 3 لیکن جو اے ڈی پی فنڈ کے تحت جو آپ نے بتائے ہوئے ہیں، آپ اپنے جواب کو دیکھیں نا، آپ نے خود دیئے ہیں، صفحہ نمبر 6 پر دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: جی، اس میں تو ہے، بالکل۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: صفحہ نمبر 6 پر دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: جی بالکل، یہ اس میں سیریل نمبر 2 میں ہے Improvement of winding of Thakot to Darband road phase Vکاآپ کہہ رہی ہیں،Construction of Kacha Mano Kuhdawo to Manjakot road، اسمیں Through American Embassy under International Narcotics Law یہ جی اصل میں INLکاآپ ذکر کر رہی ہیں، اسمیں یہ ہے کہ یہ ہمارا ایک ادارہ ہے، یہ باہر کا ادارہ ہے جو ہمیں فنڈ فراہم کرتا ہے، وہ ان فنڈز کے ڈونرز ہیں، بالکل ان ڈونرز کے Through ہم کو پیسے آتے ہیں، اس کے تحت یہ کام کیا جارہا ہے جی۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

سید محمد اشتیاق: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر اشتیاق ار مڑ، پلیز۔ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Syed Muhammad Ishtiaq: Mr. Speaker, I wish to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution in the House.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زه یوه خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تا سو، تا سو-----

Syed Muhammad Ishtiaq: Sir, I am coming about,

میں سر! قلعہ بالاحصار کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں سر۔

Mr. Deputy Speaker: Rule suspended. Ji.

سید محمد اشتیاق: سر جی، جیسے آپ کو پتہ ہے کہ قلعہ بالاحصار ایک تاریخی قومی ورثہ ہے سر، اور پشاور میں Entertainment کیلئے کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سے یہاں کے عوام کچھ Entertainment لے سکیں۔ قلعہ بالاحصار ایک تفریحی اور انتہائی مناسب مقام ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے-----

(شوراور قطع کلامیاں)

سید محمد اشتیاق: سر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔۔۔۔

اراکین: پہلے Rule کو Suspend کرنے کیلئے استدعا تو کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق، اشتیاق ارمڑ صاحب پلیز، پہلے آپ Rule suspend کرنے کی استدعا کریں ہاؤس سے، پھر اسکے بعد۔۔۔۔۔

سید محمد اشتیاق: استدعا تو کر دیا سر، سر، میں کر لوں۔ I wish to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution in this House. میں نے تو پہلے بھی کہا سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کیلئے Put کرتا ہوں میں۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member for his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Okay ji, thank you. ابھی آپ اشتیاق بھائی! آگے جائیں جی۔

قراردادیں

سید محمد اشتیاق: اچھا سر۔ جیسے آپ کو پتہ ہے کہ قلعہ بالاحصار ایک تاریخی مقام ہے سر، اور ہر گاہ پشاور میں Entertainment کیلئے کوئی ایسی مناسب جگہ اور نہیں ہے جہاں پہ لوگ جا کے اپنی تفریح کر سکیں۔ قلعہ بالاحصار تفریح کیلئے انتہائی مناسب مقام ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ قلعہ بالاحصار کو عوام کی تفریح کیلئے کھول دے اور ان کے انتظامات کئے جائیں۔ (تالیاں) تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is adopted unanimously.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زه د خپل تحریک التواء باره کښې تپوس کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! اذان ته ټائم پوره دے، یو ریزولیوشن بل دے۔ شکریه جی۔ امن وامان کے سلسلے میں ایک قرارداد آئی ہے جی، مسٹر شاہ فرمان صاحب! مشترکہ قرارداد ہے، کون پیش کریگا جی؟ یہ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ! آپ پیش کریں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، بیا زما قرارداد جی مطلب هغه شی، پرون نه زه پیش کول غواړم خو تاسو ما له اجازت نه راکوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء اینډ آرډر سیچویشن، بس ډیر مولانا صاحب۔

مفتی سید جانان: نه جی نه جی، هم په دې خو بیا سړے خفه شی کنه چې یو ممبر دومره کوشش وکړی او خپل یو شے په ایجنډا باندې راولی، بیا تاسو هم په هغې باندې ډرون حمله وکړئ، زما ایجنډې باندې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو د کورم د وجې نه پاتې شوه، ایجنډې باندې راغلې وه، دا ډیر Critical situation دے، دې ټائم باندې لاء اینډ آرډر سیچویشن۔

مفتی سید جانان: هغه جی زما نه وو، هغه خو مانه دے کړے نو اوس داسې خو نه ده پکار جی چې " باران په اوپلې وشی، خره د سلیم خان وړی"، داسې خو نه ده پکار جی----

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: قصور څوک وکړی او مطلب دا دے هغه ئے چا ته ملاویږی، بیا تاوان ئے چا ته ملاویږی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ یہ قرارداد پیش کریں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوامیں امن وامان کی حالت چونکہ آئے روز ابتر ہوتی جارہی ہے، خود کش حملے، ٹارگٹ کلنگ اغوا برائے تاوان اور بھتہ خوری جو کہ دہشت گردوں کے نام پر ہو رہی ہے، روز کا معمول بن گئی ہے۔ یہ کہ مرکزی حکومت کو ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں نے قیام امن کیلئے واضح مینڈیٹ دیا

ہے لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود حالات میں بہتری نہیں آسکی۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ مرکزی وزیر داخلہ۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ مرکزی وزیر داخلہ جناب چوہدری نثار احمد صاحب خود صوبے میں آکر صوبائی اسمبلی کو 'ان کیمرہ' بریفنگ دیں اور موجودہ حالات کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی۔ چونکہ یہ مشترکہ قرارداد ہے، میرے خیال میں آپ لوگوں کو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! پھر آپ اس میں سارے نام، نام صرف آپ پڑھ لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی، یہ جناب شاہ فرمان صاحب، جناب حبیب الرحمان صاحب، جناب شہرام خان صاحب، جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب، جناب لطف الرحمان صاحب، سید جعفر شاہ صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ اور سلیم خان صاحب۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the resolution is adopted unanimously.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے، پندرہ منٹ کا ٹائم ہے، ان شاء اللہ پندرہ منٹ کے بعد پھر دوبارہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن کے اسمائے گرامی ہیں، جناب ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، ایم پی اے، جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب، ایم پی اے، جناب شکیل احمد خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، محترمہ نسیم حیات صاحبہ، جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب، محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، جناب جاوید نسیم صاحب، جناب جمشید خان صاحب، محترمہ دینا ناز صاحبہ، جناب محمد علی شاہ باچا، افتخار مشوانی صاحب، جناب میاں

ضیاء الرحمان صاحب، جناب محمد رشاد خان صاحب، محترمہ رقیہ حنا صاحبہ، جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his adjournment motion No. 53, in the House. Mr. Sikandar Hayat Khan, please. Sikandar Hayat Khan Sahib.

جناب سکندر حیات خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبے میں روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ سے مہنگائی کا ایک طوفان آگیا ہے اور عام استعمال کی اشیاء غریب عوام کی قوت خرید سے باہر ہو گئی ہیں جبکہ اس کی روک تھام کیلئے کوئی حکمت عملی مرتب نہیں کی جارہی ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء کی قیمتوں میں ظالمانہ اضافے سے عوام شدید تشویش اور محرومی کا شکار ہیں، لہذا ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! زه ستاسو مشکور یم چې تاسو ما له په دې اهم موضوع باندې د خبرې کولو موقع راکړه۔ جناب سپیکر، مونږ که دې هاؤس ته رالیږلی شوی یو نو عوامو په دې سوچ سره او په دې خواهش سره رالیږلی وو چې د هغوی چې کومې مسئلې دی، هغه به مونږ دلته کېنې وچتوؤ او مونږ به د عوامو صحیح طریقې سره نمائندګی کوؤ۔ دا هاؤس د دې صوبې ټولو کښې لوئې فورم دے او دې نه د خلقو دا طمع ده چې د هغوی په مسئلو کښې به کمې راځی چې دلته کښې کومې فیصلې کیږی خو جناب سپیکر! که مونږ وګورو په ګرانئ کښې روزانه اضافه کیږی لګیا ده خو د هغې طرف ته د حکومت هیڅ توجه نشته، نه د حکومت د اړخه څه داسې اقدامات ښکاری چې د دې د کنټرول کولو کوشش وشی، نه عوامو له څه ریلیف ورکولو د پاره څه حکمت عملی څه اقدامات ښکاره شوی دی، بلکه زه به دا اووایم جناب سپیکر! چې دلته کښې ډیر په اسانتیا سره صوبائی حکومت والا پاځی او هغه په مرکز باندې دا شے واچوی

چې یره دا د مرکزی حکومت کار دے او مرکز والا دا په صوبې باندې واچوی چې یره دا د صوبې د حکومت کار دے۔ جناب سپیکر! ټهیک ده د ګرانئ تعلق د معیشت سره هم دے خو بیا خو د د هغې اثر چې دے هغه پکار دے چې بیا په ټول ملک باندې هغه شان وے۔ زه دلته کښې چې دا ایشو وچتوم او خاصکر د خپلې صوبې په حوالې سره وچتوم نو په دې حوالې سره وچتوم چې که د سټیټ بینک د Latest Inflation Monitoring Report د نومبر د میاشتې راواخلئ تاسو چې کوم دے نو هغې کښې د ځلورو واړو دارالحکومتونو، صوبائی دارالحکومتونو Comparison شوے دے، په هغې کښې جناب سپیکر، په پیښور کښې هغوی inflation 14.1% بنائی، په لاهور کښېinflation 9.9% بنائی، په کراچئ کښېinflation 8.5% بنائی، کوئټه کښېinflation 9.7% بنائی۔ جناب سپیکر! د دې خو دا مطلب دے چې که د مرکزی حکومت ټهیک ده هغلته کښې هم پالیسئ ټهیک نه دی خو د هغې اثر خو چې دے بیا پکار ده چې په ټولو ځلورو واړو دارالحکومتونو باندې یو شان وے چې دلته کښې دا دومره لوئې فرق دے چې دلته کښې 14.1% دے او هغلته کښې ټول چې دے هغه د 9% نه یا 10% نه کم دی نو د دې دا مطلب دے چې دلته کښې څه Mechanism کښې هم فرق شته او که وګورو نو واقعی شته، هغه پرائس کنټرول کومې کمیټئ چې دی، هغه هغه شانتې نه دی جوړې شوی کومه چې د پرائس کنټرول لاء ده، د هغې لاندې د حکومت کوم کار دے چې هغه به پرائسز باندې کنټرول ساتی، هغه چیک هغه شان موجود نه دے او د هغې وجه ده چې که لاړ شئ تاسو یو دکان ته نو هغلته کښې به تاسو ته د غوښې قیمت یو وی، چې د هغې سره دویم دکان ته لاړ شې، هغلته کښې به بل وی، چې بل ځائې ته لاړشې، هغلته کښې به بل قیمت وی۔ بیا دغه شان د سبزئ وګورئ، د اوړو وګورئ، دا هر یو شے چې کوم د ضرورت د استعمال څیزونه دی او بیا جناب سپیکر، خاصکر دې دغه کښې هم چې وګورو دا Inflation Monitoring Report چې کوم دے، دیکښې خصوصاً زمونږ د صوبې باره کښې دا وائی چې دا زیات Food inflation دے، نو که تاسو ته دا دغه وی جناب سپیکر! چې Food inflation خو ټولو کښې زیات چې دے هغه په غریبانانو باندې د هغې اثر کیږی، دا هغې خلقو باندې کیږی چې کوم د

دیهاړئ باندې یو سو روپئ د ورځې ګټی، هغوی باندې د هغې ټولو کښې زیات اثر دے، د Salaried class باندې د هغې ټولو کښې زیات اثر دے، د ګورنمنټ ایمپلائز باندې د هغې ټولو کښې زیات اثر دے نو جناب سپیکر، دا به څوک به دې طرف ته توجه ورکوی او څوک دغه کوی به؟ دلته خو ډیر اسانتیا سره چې دے هغه خپل پاورز چې دی، هغه تاسو یو خوا ته Delegate کړئ او بل خوا ته Delegate کړئ، اوس هم دا لړ ساعت مخکښې مونږ قرارداد پاس کړو چې مرکزی حکومت ته مو دغه وکړو خو جناب سپیکر! که د آئین لاندې مونږ ګورو نو امن و امان چې دے هغه خو د صوبې په دائره اختیار کښې راځی، چې اوس مونږ دا اختیار هم هغلته کښې ورکوؤ او مونږ هر څه دا هغلته کښېDelegate کوؤ نو بیا به څوک دا Responsibility به اخلی، څوک به دغه کوی یو طرف ته Privileges خو مونږ اخلو، Perks خو مونږ اخلو خو بل خوا ته هغې سره چې کومه Responsibility راځی، هغه Responsibility چې ده، هغه دلته کښې سر ته نه رسولې کیږی۔ جناب سپیکر! که تاسو نن ایجنډا هم وګورئ نو دیکښې اتم نمبر کوم آئټم چې دے د منسټرز کوم چې د House rent increase خبره ده، چې دا کله خبره اخبار کښې راغله او دا کله دا دغه پاس شو نو د دېReply چې دے د ګورنمنټ طرف نه دا راغله چې چونکه ګرانی ډیره زیاته ده نو ځکه مونږ د منسټرانو صاحبانو دغه کوؤ، نو یو طرف ته خو اعتراف هم کوی چې او ګرانی زیاته ده خو بل خوا ته بیا صرف دا دغه کوی چې د هغې اثر صرف په منسټرانو باندې دے خو هغه سرکاری ملازمینو باندې نه دے چې هغه خو یو سو زره صرف تنخواه ورته ملاویږی او ډیر په ګرانه په هغې کښې هغه خپل دوه وخته هغه بچو له روټئ سر ته رسوی نو د هغوی سوچ نشته، د هغه خلقو سوچ نشته چې کوم چې دے، د هغوی په ووټ باندې مونږ دلته کښې رارسولې شوی یو، د هغه مزدورانو، د هغه کسانو چې هغه د ورځې ډیر په مشکله سل روپئ چې وګټی نو ډیر خوشحاله وی چې یره نن څه نه څه زما دیهاړی ولګیدله، د هغې خلقو به څه کیږی؟ دلته د وزیرانو فکر خو شته چې د هغوی هاؤس رینټ خو Increase کیږی لګیا دے خو د هغه خلقو چې د چا په ووټ باندې مونږ دلته کښې رالیږلی شوی یو، چې د چا په سر مونږ دلته کښې ناست یو، د چا په نمائندګئ مونږ دلته کښې

ناست یو، د هغوی تپوس نشته جناب سپیکر۔ (تالیاں) دا عجیبه خبره ده چې دلته کښې به دا دغه وشی چې جی که مونږ وګورو نو د دې کوم چې د معیشت او بیا خاصکر د ګرانئ چې دے، زمونږ د صوبې چې دے، دا د امن و امان سره هم تړلې شوے دے جناب سپیکر، که مونږ وګورو نو د هغې د وجې نه هم زمونږ په معیشت باندې ډیر لوئې اثر پریوتے دے۔ دې ځائې نه که ګورو روزانه په بنیاد باندې خلق روان دی او دې صوبې نه نقل مکانی کوی ځکه چې دلته کښې هغه تحفظ نشته، کاروبار ختمیږې لګیا دے، د خلقو خرید هغه کوم قوت چې دے، هغه هغه لحاظ سره کمیږی لګیا دے، نو دا ولې د صوبائی حکومت په دائره اختیار کښې نه راځی چې دې طرف ته هغوی توجه ورکړی؟ د خلقو تحفظ چې دے، هغه خو د دوئ ذمه وارئ کښې راځی۔ جناب سپیکر، دغه شان که مونږ وګورو نو دلته کښې مختلف قسم Cocktails جوړ شوی دی او د هغې د وجې نه هم دا قیمتونو کښې اضافه کیږی لګیا ده، د هغې د کنټرول د پاره څه هغه لحاظ سره دغه نه کیږی۔ بیا دغه شان جناب سپیکر، دلته کښې سمګلنګ چې دے، هغه هم زمونږ په دې ګرانئ کښې یو لوئې Role play کوی چې دې ځائې کښې د روزانه په بنیاد باندې ګوړې پولټری سمګل کیږی، دې ځائې نه غوښه چې ده، هغه سمګل کیږی لګیا ده او د هغې د وجې نه هم دا قیمتونو کښې اضافه کیږی لګیا ده۔ جناب سپیکر، په دغې حوالې سره زه دا غواړم چې دا ډیره اهم مسئله ده او چې په دې باندې مونږ یو مکمل بحث وکړو او دا چې دے د بحث د پاره منظور کړے شی نو زما خیال دے په دې باندې به ټول ممبران خبره کول غواړی او دا یو اهم دغه دے چې دې طرف ته مونږ دغه وکړو۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 53, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion, under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the adjournment motion is admitted for detailed discussion. Madam Uzma Khan, MPA, to please move her adjournment motion No. 57, in the House, lapsed.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 181, in the House. Sardar Aurangzeb Nalotha, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ گونگے، بہرے اور معذور بچے ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں اور ہماری حکومت نے کے پی کے میں تعلیم کی ایمرجنسی کا نفاذ کیا ہے جو زبانی جمع خرچ تک محدود ہے۔ اس کی واضح مثال سپیشل ایجوکیشن سکول حیات آباد ہے جس میں کافی تعداد میں سپیشل بچے زیر تعلیم اور مختلف مقامات سے مذکورہ سکول کی بسیں ان معذور بچوں کو Pick and drop کی سہولت پہنچاتی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب تک اس کا نظام وفاق کے زیر اہتمام تھا، بروقت ان بسوں کو تیل ملتا تھا اور جب سے اٹھارہویں ترمیم میں ان سکولوں کو صوبے کے حوالے کیا گیا تب سے کبھی گاڑیاں خراب ہوتی ہیں اور کبھی ان میں تیل نہیں ہوتا۔ اس طرح مہینے میں بیس دن گاڑیاں ان مسائل کی وجہ سے کھڑی رہتی ہیں اور یکم جنوری سے تاحال بسوں کا تیل ختم ہے اور بل پاس کرنے تک یہ بسیں کھڑی رہیں گی، ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ میں وزیر سوشل ویلفیئر سے درخواست کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس مسئلے کی طرف توجہ دیں اور ایسا لائحہ عمل مرتب کریں تاکہ ان بچوں کی تعلیم بھی باقی بچوں کی طرح جاری و ساری رہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم مہرتاج روغانی صاحبہ۔

Ms. Mehar Taj Roghani (Special Assistant for Social Welfare): Thank you, Mr. Speaker. I really appreciate اورنگزیب نلوٹھا کا یہ کوشش Because special children are special children and we certainly lookafter them. The question is? کہ یہ کیسے ہوا، کیوں ہوا The reason being کہ تھوڑا مینجمنٹ میں یہ تھا کہ Just for a day or two, I had emergency meeting in the school and my Director, Social Welfare went there and we solved that there and then it's not the question that it went for twenty days. I specially give holidays to the school because there was wind, cool wave اتنا Chilly weather اتنی سردی تھی، میں نے خود وہ چھٹیاں

دی تھیں Till this today, and Department, I am really grateful کہ وہ Immediately گئے اور انہوں نے فنانس کے ساتھ وہ کیا Revised budget اور Thanks God کہ Revised budget ہمیں مل گیا ہے And the school is fine and is running beautifully now, but I am really grateful کہ آپ نے یہ کو نسچن کیا ہے اور نوٹس دلایا ہے۔Thank you very much۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ میڈم۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحبہ نے جو بات کی ہے کہ میں نے میٹنگ کی ہے اور بچوں کو میں نے چھٹیاں دی ہیں تو اس کا یہ حل تو نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ معذور بچے اس معاشرے کا حصہ ہیں اور کیا ان کی تعلیم اس طرح متاثر نہیں ہوتی ہے کہ ایک سہولت ان کو پہلے سے ملی ہوئی ہے اور جب حکومت کے بہت سارے مشیر مرکزی حکومت پہ بڑی انگلی اٹھاتے ہیں کہ اس نے یہ کر دیا ہے اور وہ کر دیا ہے اور اپنی ذمہ داری جو ہے، اگر آپ پوری نہیں کریں گے تو کیا آپ ان معذور اور غریب بچوں کے ساتھ زیادتی نہیں کر رہے ہیں کہ آپ نے چھٹیاں دیدی ہیں اور چھٹیاں اس کا حل ہے؟ آپ بسوں کو تیل کیوں نہیں Provide کرتے، آپ ان کو یہ سہولت کیوں نہیں Provide کرتے ہیں جو آپ کی ذمہ داری ہے؟-----

Special Assistant for Social Welfare: Sorry.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو یہ اس کا حل تو نہیں ہے کہ آپ نے چھٹیاں دیدی ہیں اور بس یہ اس کا حل ہو گیا تو Kindly آپ کے زیر انڈر یہ محکمہ ہے۔ آپ محکمے کو ہدایت کریں اور ان کی فوری، ان بسوں کو ٹھیک کریں اور ان کا بندوبست کریں، ان کو یہ سہولت جو ایک حکومت نے دی ہوئی ہے، آپ اس کے اوپر توجہ دیں اور اس کو فوری طور پر ان کو Provide کریں۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: Sorry, you got me wrong، میرا خیال ہے کہ میں اپنی بات کو Probably I wasn't unable to clear، جو میری وہ تھی، I don't know، اس طرح ہوا کہ میں نے کہا میٹنگ کی، چھٹیاں میں نے اسلئے نہیں دیں کہ میرے پاس پٹرول نہیں تھا، پٹرول کی اسی وقت ہم نے Reappropriation کر دی، It was not the question کہ پٹرول نہیں

تھااور چھٹیاں دیں۔ 'سوری' آپ سمجھے نہیں، چھٹیاں میں نے اسلئے دیں Because of the cool weather, not because of the petrol، پٹرول کی Reappropriation ہو گئی تھی، وہ مل گیا تھا And as I say, I was grateful کہ میرا ڈیپارٹمنٹ Next day گیا اور وہ جو ہے تو وہ کرلیا ہے، تو یہ جو ہے I don't know, if you are not satisfied تو You tell me، خیر ہے میں پھر دوبارہ کہہ دوں گی، If you are not satisfied۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ میری ذمہ داری تھی کہ آپ کے نوٹس میں لاؤں، اگر آپ کوئی اس کیلئے بندوبست کریں، اگر نہیں کریں گے تو۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, Janab. Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move his call attention No. 185, in the House.

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، ہم آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ صوبائی گورنمنٹ کے ملازمین کیلئے رہائشی سہولیات کم ہونے کی وجہ سے ان ملازمین کو شدید مشکلات کا سامنا ہے، کوارٹرز چند سو ہیں اور ملازمین ہزاروں میں ہیں جس سے سب ملازمین کو رہائشی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی کے پاس ناسا پاپایاں چارسدہ روڈ پر تیار فلیٹس موجود ہیں جس کو گورنمنٹ نیلام کر رہی ہے بلکہ 8 جنوری 2014 کو نیلامی تھی لیکن ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس نیلامی کو منسوخ کیا گیا ہے، لہذا متعلقہ ادارے کو ہدایت جاری کی جائے کہ یہ فلیٹس صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کو مناسب قیمتوں، آسان اقساط پر الاٹ کئے جائیں تو ایک طرف ان ملازمین کا رہائشی مسئلہ حل ہو جائے گا اور دوسری طرف گورنمنٹ کو بھی مناسب رقم وصول ہو جائے گی۔ مہربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس مسئلے کا حل یہ نہیں ہے کہ ہم ان کو بولی پہ لگادیں۔ ہمارے جب اپنے لوگ، میں نے پہلے بھی یہاں پہ کئی بار کہا ہے کہ یہاں پہ جتنے بھی ہمارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ گریڈ ون کے ہیں، چاہے وہ گریڈ 20 کے ہیں لیکن رہائش کے مسئلہ کا آپ کو پتہ ہے کہ اب جیسے منسٹروں کے ہاؤس رینٹ میں اضافہ اسی لئے کیا گیا

ہے کہ مہنگائی ہے اور ان کو ہاؤس رینٹ میں ہم لوگوں نے اضافے کا وہ دیا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اگر اسمبلی کے ملازمین کیلئے اگر اس کو مختص کر دیا جائے کہ وہ لوگ اس کو قیمت دیکر آسان اقساط میں اور اس طریقے سے مناسب قیمت پہ، تاکہ نہ تو وہ مارکیٹ سے زیادہ ہو بلکہ مارکیٹ سے اگر کم ریٹ پہ ہو تو بہتر ہو گا کیونکہ یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں، انہی کے ساتھ ہم لوگوں نے جینا ہے اور یہ ہماری ساری عمر سے چونکہ خدمت کر رہے ہیں، یہاں پہ سب لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر ان کا گھر ہو گا اور ان کو اگر ذہنی سکون ہو گا تو بہتر طور پہ کام کر سکیں گے۔ تو اگر یہ بجائے اس کے کہ پرائیویٹ لوگوں کو نیلام کئے جائیں اگر اپنے ہی لوگوں کیلئے یہ سہولت میسر کر دی جائے تو اس میں یہ ہو گا کہ رقم بھی مل جائے گی اور وہ لوگ جن کے پاس رہائش کیلئے مکانات نہیں ہیں اور وہ کرائے کے گھروں میں یا سی ایم صاحب کے پاس (درخواست) بھیج دیتے ہیں کہ بھئی فلاں گھر مجھے الاٹ کر دیا جائے، فلاں گھر وہاں پہ خالی ہوا ہے، لوگ دس دس سال سے گھروں کیلئے انتظار کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ تو میری تو آپ کی وساطت سے گورنمنٹ سے یہی درخواست ہے کہ اگر اس کو ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ کے لوگوں کیلئے مختص کر دیا جائے اور باہر کے لوگ بھی اس میں آ جائیں، اگر کچھ بچ جاتے ہیں تو باہر کے لوگوں کو بھی دیدیں، اس میں کوئی قباحت کی بات نہیں ہے لیکن Priority جو ہے تو وہ ہمارے جو صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے جو لوگ ہیں، اگر ان کو دی جائے تو یہ گورنمنٹ کے ہم لوگ مشکور ہوں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ۔ جناب امجد خان آفریدی صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ):</u> (قہقہہ) تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ میرے پرانے Colleagues جو ہیں نا، یہ ان کو پتہ ہے کہ پچھلی اسمبلی میں یہی ڈیپارٹمنٹ تھا میرے پاس۔

<u>اراکین:</u> اور کچھ بھی نہیں تھا؟

<u>معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ:</u> اور اب بہت کچھ ہے۔ تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا جی کہ ناساپا کے جو فلیٹس ہیں، یہ پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھے، پھر یہ صوبائی حکومت کے حوالے کئے گئے اور ان کو تیار کیا گیا ہے اور اس وقت کے وزیراعلیٰ صاحب کی یہ ہدایت تھی کہ اس کو نیلام عام کیا جائے اور جو

پیسے بھی آئیں، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ان پیسوں سے آگے اپنی سکیمیں، ان کو Invest کرے۔ اس میں 24 فلیٹس Already نیلام ہو چکے ہیں جی، باقی کی بھی نیلامی ہو رہی ہے۔ اگر صوبائی اسمبلی کے جو بھی ہمارے ملازمین ہیں، وہ یہ فلیٹس لینا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ نیلام عام ہوتا ہے، اس میں سرکاری (لوگ) بھی لے سکتے ہیں، عام پبلک بھی لے سکتی ہے، اس میں ہم نے ایسی کوئی پابندی نہیں لگائی ہے کہ سرکاری ملازمین اس نیلامی میں حصہ نہیں لے سکتے۔ دوسری بات ایسی ہے جی کہ جو فلیٹس ہیں، یہ 206 فلیٹس ہیں ٹوٹل اور ملازمین کی پریشانی کی وجہ سے ہم نے کوہاٹ روڈ پہ جہاں سول کوارٹرز ہیں، وہ سول کوارٹرز جی اس وقت 424 کوارٹرز ہیں اور 424 کی جگہ ہم 1236 فلیٹس تعمیر کر رہے ہیں، اس سے بھی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا تقریباً لیکن اگر کوئی بھی آنا چاہتا ہے تو اس میں ہم نے ریٹ دیا ہوا ہے 19 سو روپے Per square foot، Square foot کے حساب سے تو وہ لے سکتے ہیں نیلامی میں، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: سپیکر صاحب! دا سې ده۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی شاہ حسین، پلیز۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: دا سې ده جی چې دوئ د یقین دهانی را کړی، دا کومه خبره چې دوئ وروستئ وکړله چې دوئ له به مونږ کوارټرې ورکړو، نو بیا خو مسئله حل ده۔ ګنې جی په نیلامئ کښې دا غریب ملازمین د بهر خلقو، کاروباری خلقو سره مقابله نشی کولے جی ځکه چې نیلامی وی، بیا به بولی کیږی، بولی به خو بهر خو کاروباری خلق دے، غټ غټ سرمایه دار دی، دا د اسمبلئ ملازمین صرف په تنخواه ګزاره کوی نو دوئ به په نیلامئ کښې څه مقابله وکړی د چا؟ بله خبره دا ده چې تاسو فرض کړه، پیسې خو تاسو ته راځی، چې تاسو ته راځی نو تاسو د سیکرټریټ ملازمین، د اسمبلئ ملازمینو له ولې دا فلیټونه نه ورکوئ؟ تاسو نه خو هغوی مفت نه غواړی، تاسو نه خو قسطونه، چې په اسانو قسطونو باندې وی او په مناسب ریټ باندې غواړی نو بهر مقابلې ته ئے مه پریږدئ۔ دا چې کوم نیلام شوی دی، دا خو وشو، دا کوم چې باقی پاتې دی، دا د د دې اسمبلئ ملازمین د خپل مینځ کښې، د دوئ مینځ کښې که نیلامی کیږی نو هم هغه خیر دے، که د دوئ په مینځ کښې مقابله کیږی، فلیټونه کم وی ملازمین

زيات وی نو هم هغه خير دے خو دا سې نه ده پکار چې دوئ د بهر ا ږهتيانو سره او کاروباری او غټو غټو خلقو سره مقابله وکړی جی۔ ډيره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، پلیز۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ جو شاہ حسین صاحب نے بات کی ہے، میں اس کے ساتھ بالکل Agree کرتی ہوں کہ جن لوگوں کیلئے ہم لوگ یہ بات کر رہے ہیں، وہ ان کیلئے بھی اتنے ہی محترم ہیں جتنے ہمارے لئے محترم ہیں۔ اگر یہ باہر کے لوگ جیسے آتے ہیں اور وہ بولی میں چلے جاتے ہیں اور پھر جناب سپیکر صاحب، یہ ہوتا ہے کہ اس میں اس کو ریٹ بڑھادیا جاتا ہے اور وہ پھر ایک بندہ پیچھے کہہ دیتا ہے کہ جی بس ان فلیٹس کو یا اس دکان کو یا اس پلاٹ کو میں نے اپنے لئے رکھنا ہے، آپ نے اس پہ بولی نہیں دینی ہے اور وہ کم ریٹ پہ چلا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان تمام چیزوں کا کیونکہ ہمیں پتہ ہے، ہم یہاں پہ سیاست بھی کر رہے ہیں، ہم کاروبار بھی کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ جیسے انہوں نے سول کوارٹرز کی ایک مثال دی ہے سر، اس پہ تو کئی سالوں سے جھگڑا آرہا ہے، وہ تو میونسپل کارپوریشن نے بھی اس پہ اپنا قبضہ کیا ہوا ہے، اس پہ تو دوسرے جو ادارے ہیں تو وہ بھی قابض ہیں، تو اس طریقے سے تو میرا خیال ہے اگلے دس سال، پندرہ سال میں بھی اس کا مسئلہ حل نہیں ہونے والا، جو مسئلہ حل ہو سکتا ہے، مہربانی کریں اس میں اپنے لوگوں کو نہ نوازیں، کوئی پراپرٹی ڈیلر آ جاتا ہے، کوئی دوسرا آ جاتا ہے، کوئی تیسرا آ جاتا ہے اور اس کے داموں کو بڑھا کے اور اس کو آسمان تک لے جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، جو ہو گئے ہیں وہ تو ہو گئے ہیں، اس پہ تو ہم بات نہیں کر رہے ہیں لیکن جو رہ گئے ہیں، اگر دو سو میں سے جتنے بھی رہ گئے ہیں تو اگر یہ ہمارے جو سیکرٹریٹ کے لوگ ہیں، اگر ان کو قرعہ اندازی کے ذریعے ان کی نیلامی ان کو دیدیں آسان اقساط پہ، تو ان کے پاس تو پیسہ آتا رہے گا اور ابھی میرا خیال ہے، میں آپ کی وساطت سے یہ ضرور بات کرنا چاہتی ہوں کہ وزیر صاحب کے پاس بہت سی سکیمیں ہیں، اربوں روپے کی سکیمیں ہیں جس میں کہ ان کو پیسوں کی ابھی ضرورت نہیں ہے، یہ ان میں سے آگے سکیمیں بھی لے سکتے ہیں، اس پہ سیکشن فور بھی لگا سکتے ہیں، اس پہ بہت سارے Investors بھی آ سکتے ہیں لیکن اگر ان غریب لوگوں کیلئے یہ کر دیا جائے تو یہ منسٹر صاحب کی مہربانی ہو گی۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر امجد آفریدی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: سپیکر صاحب! میں نے جیسے آپ سے گزارش کی ہے کہ 24 فلیٹس جو نیلام ہو چکے ہیں، اگر اسی Average کو نکال کر اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین لینا چاہتے ہیں، ہم نیلامی نہیں کریں گے، اسی 19 سو روپے Per square foot کے حساب سے انہی کو دے دیتے ہیں، جو لینا چاہتا ہے آ کر لے لیں فلیٹ، کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے جی اور اس کے علاوہ تو میں نے جیسے آپ سے گزارش کی ہوئی ہے کہ 424 کوارٹروں کی جگہ 1236 فلیٹس تعمیر کر رہے ہیں، وہ ویسے ہی سرکاری ملازمین کو ملیں گے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ جو 24 فلیٹس کی نیلامی ہوئی ہے، اسی ریٹ پہ اگر سرکاری ملازمین لینا چاہتے ہیں، ہم نیلامی نہیں کرتے، اسی قیمت پہ یہ لے لیں جی۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې خبره ده-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: خبره ئے جوړه کړه جی، خبره ئے جوړه کړه جی، بس ټهیک ده، ریټ د خیر دے دغه وی خو دا ده چې دا قسطونه خو د ورته اسان کړی، قسطونه د ورته اسان کړی او د اسمبلئ ملازمینو نه بهر د څوک پکښې د ننه نه راولی، قسطونه د ورته اسان کړی، ریټ دغه ټهیک دے-----

محترمہ نگہت اورکزئی: سر یہی میں نے مطالبہ کیا تھا کہ-----

جناب شاہ حسین خان: قسطونه د ورته اسان کړی، خیر دے ریټ د دغه وی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کہ باہر تو کاروباری لوگ ہیں، ان کے پاس پیسہ ہوتا ہے اور پھر ایک جو سیکرٹریٹ کا کام کر رہا ہے، پھر اس میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟ تو کسی کے پاس یہاں پر میرا خیال ہے کہ کروڑوں روپے یا لاکھوں بھی نہیں ہیں ان لوگوں کے پاس، تو سر! کیسے وہ اتنے-----

جناب شاہ حسین خان: قسطونه د ورته اسان کړی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اگر قسطیں آسان کرتے ہیں اور اسی ریٹ پہ کہ جو انہوں نے باہر دیا ہے، تو اگر اسی پہ وہ دیدیتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ بہتر رہے گا جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد آفریدی صاحب۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں، قسطوں میں بھی کر دیتے ہیں۔

ایک رکن: آسان اقساط میں۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: آسان اقساط میں کر دیتے ہیں جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you, janab. Item No. 8 & 9-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید جعفر شاہ،پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جی داسې ده چې Usually, it's a very sorry state of affairs چې ما په دې سیشن کښې، مونږ خو مخکښنی سیشن کښې هم د اسمبلۍ اټینډنس چرته د 50% نه سیوا اونه لیدو او خلقو مونږ له ووټ د دې د پاره راکړے دے چې مونږ دلته راشو او د خلقو مسائل هغه اجاګر کړو، هغه هغه ایوانونو ته ورسوؤ، د هغوی د حق د پاره خپل آواز پورته کړو، نو یو خو دا ده چې د دې د پاره کومه طریقه مونږAdopt کړو چې د اسمبلۍ ممبران خپل Presence ensured کړی په دې هاؤس کښې۔ دویمه خبره جی د Punctuality ده، دا افسران غریبانان، میډیا والا، سیکورټي والا ټهیک تین بجې دلته زه راځم جی اودا دلته حاضر ناست وی، په ګیلرو کښې ناست وی خو مونږ ممبران صاحبان یوه ګهنټه، یوه نیمه ګهنټه کله کله مونږ دوه ګهنټې لیټ راځو۔ جناب والا، د دې سره سره داسې وقفه سوالات چې کله According to the rules پکار ده چې دې له مونږ یو Limit مقرر کړو، څلور کوئسچنه ضمنی، پینځه کوئسچنه ضمنی او هغه مونږ د هغې نه ډسکشن دومره نه اوږدوؤ چې د هغې سره بیا زمونږ نوره ایجنډا متاثره شی۔ بله دا ده چې امنډمنټ هم مونږ راوړے شو چې وقفه سوالات مونږ د یوې ګهنټې په ځائې باندی یوه نیمه ګهنټه کړو، نو په هغې کښې به خیر دے که بیا ډیر ډسکشن هم کیدے شی، کیږی نو د هغې سره به هم زمونږ دا مسئله حل شی۔ ما جی په دې باندې توجه دلاؤ نوټس هم جمع کړے وو خو هغه سپیکر صاحب واپس کړو چې دا چونکه According to rules نه دے۔ ما وئیل چې زمونږ دا هر یو ممبر دا ډیلی کارروائی دا د د اسمبلۍ په ویب سائټ باندی شائع کیږی چې عوام زمونږ نه خبریږی چې زما ممبر دلته راغلے دے او په دې اسمبلۍ کښې څه کوی نو د هغې سره به دا وی چې کم ازکم

زمونږه Accountability به هم کیږی او زمونږ احتساب به هم کیږی او دا تیر، په یو یو سیشن باندې جناب سپیکر! په لکهونو روپئ خرچه راځی او کله کله مونږ داسې چې یو پوائنټ چې هغه بالکل Useless point وی، په هغې باندې مونږه ډسکشن وکړو او مونږه بیا روان شو څو، نو زما به دا خواست وی جناب سپیکر، تاسو ته چې د دې د پاره اسمبلئ سیکرټریټ او مونږ پخپله امنډمنټ راوړو په رولز کښې چې وقفه سوالات مونږه یوه نیمه گهنټې کړو او Time punctuality دا ده چې Every Member should be present here، په دیکښې که تاسو رولنگ جاری کوئ، هره طریقه چې وی چې دلته په ټائم باندې خلق راځی چې دا خلق څلور څلور گهنټې دلته ناست وی او بیا دغه نه کوی۔ مهربانی۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میں اس کی تائید میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! چونکہ ہم لوگ آپ کی چیئر کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں، یہاں پر سپیکر صاحب ہوں، اس وقت آپ سپیکر ہیں، جناب سپیکر صاحب! میں ان ہی کے ساتھ ان کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ ضرور کہونگی کہ جب ہم لوگ اتنا لیٹ آتے ہیں اور ہم سب سے پہلے یہ سٹارٹ لیتے ہیں کہ پولیس جو ہے، تمام لوگ جو ہیں، وہ باہر گھنٹوں تقریباً کوئی آدھے دن سے انتظار کرتے ہیں۔ اسی طرح اسمبلی سیکرٹریٹ کے جو لوگ ہیں، یہ صبح آتے ہیں اور رات کو جاتے ہیں، میرا خیال ہے چار پانچ چھ گھنٹے بھی ان کی نیند پوری نہیں ہوتی ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اگر کوئی بہت زیادہ، جیسے ہمارا کوئی بہت زیادہ آج کا ایک Important جو ایک کوسچن ہوتا ہے، اس میں میں اٹھ جاتی ہوں اس بات کیلئے کہ یہ بہت توجہ کی حامل ایک بات ہے تو اس کو ضرور آپ، لیکن اس کو پھر دوسرا بندہ یا تیسرا بندہ یا چوتھا بندہ اسی طرح سکندر خان اسی طرح لطف الرحمان صاحب اور ہمارے تمام جتنے جعفر شاہ صاحب وہاں کی بہنیں ہیں، یہاں کے بھائی ہیں بہنیں ہیں، تو جناب سپیکر صاحب دو چار نکتے جو ہوتے ہیں، وہ ہمارے روزمرہ کے معمول میں ہوتے ہیں کہ ہم جو دیکھ کے آتے ہیں باہر سے تو وہ ہمیں یہاں پر، اب جیسے میں ایک چھوٹی سی بات آپ کو کرنا چاہ رہی ہوں کہ پی ٹی وی میں جو ہے، وہ چالیس سالوں سے ریکارڈ تھا کہ عشاء کی اذان اس پر پی ٹی وی پر نشر ہوتی تھی، اب انہوں نے بند کر دی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اب اس میں میں اگر ایک پیپر لا کر رکھ دیتی ہوں جیسا کہ میرے تین چار

کوئسچنز جو تھے، وہ اس دن آئے تھے لیکن وہ Lapse ہو گئے ہیں لیکن میں نے ان کو دوبارہ Refresh کرنے کیلئے بھجوایا تو سر، بعض اوقات بہت انتہائی اہم مسائل ہوتے ہیں، اگر ہم اس کو بھی دیکھ لیں کہ اگر ہم لوگ خود لیٹ آتے ہیں لیکن اگر اس کو آگے کر دیا جائے کوئسچنز آورز کو تو میرا خیال ہے کہ اس میں بھی ہم Amendment لا سکتے ہیں اور یہ Surety بھی جیسے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کی ویب سائٹ پر ہماری کارکردگی جانی چاہیئے تاکہ کل کو یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام لوگ جن کو لوگ اپنا نمائندہ سمجھ کر اس اسمبلی میں بھجواتے ہیں تاکہ وہ یہ دیکھ لیں کہ ان کے نمائندے جو ہیں وہ کتنا ان کیلئے بات کرتے ہیں، وہ کتنا ان کیلئے لڑتے ہیں، وہ کتنا ان کے مسائل کو اجاگر کرتے ہیں؟ یہ نہیں ہے کہ بار بار Repetition سے جو ہے تو وہی بندہ آجاتا ہے اسمبلی میں کہ بس جو خان ہے یا جو جاگیر دار ہے یا جو ملک ہے یا جو وہ ہے تو سر، ہماری کارکردگی جو ہے تو وہ واضح طور پر ویب سائٹ پر ہونی چاہیئے تاکہ لوگوں کو ہماری جو ہے تو یہاں کی کارکردگی کا پتہ چل سکے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی شکریہ۔ جی منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: بالکل سر، یہی جیسے جعفر شاہ صاحب نے اور میڈم نے اسمبلی کے بارے میں جو بات کی ہے، بالکل سر! ہم بھی اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن سر، یہ جو لیٹ آنا ہے، تین بجے ہم اناؤنس کرتے ہیں کہ تین بجے اسمبلی، اور آجاتے ہیں، تقریباً چار بجے اسمبلی شروع ہو جاتی ہے تو ایک گھنٹے کی کارروائی تو ہم خود وہ کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری ریکویسٹ سر! یہ ہے کہ ممبران کو پندرہ منٹ تک میرے خیال میں ٹائم دیا جائے، انتظار کیا جائے ورنہ اس کے بعد رجسٹر بند کر کے تاکہ کم از کم یہ احساس ان کو ہو کہ یار میں اگر آؤں بھی تو میری کم از کم حاضری نہیں لگے گی، پندرہ منٹ کے ٹائم کے بعد وہ رجسٹر Close کر لیں حاضری کا تاکہ یہ ریگولر ہو جائیں کیونکہ ایک گھنٹہ ہمارا ضائع ہو رہا ہے، تو یہ میری ریکویسٹ ہے اور اس تجویز کے ساتھ میرے خیال میں سارے میرے دوست بھی Agree ہونگے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی قلندر خان لودھی صاحب، پلیز۔ قلندر لودھی صاحب، پلیز۔ مائیک آن کریں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک)</u>: یہ ہمارے انتہائی قابل احترام ممبران اپوزیشن نے بڑے اچھے پوائنٹس اٹھائے ہیں، یہی آپ چاہ رہے تھے، یہی گورنمنٹ چاہ رہی تھی کہ یہ Repetition میں جانا اور پھر ایک سوال پر Rules میں زیادہ سے زیادہ تین ضمنی کوئسچنز ہو سکتے ہیں، اس پر دس آدمی کا پھر بار بار بولنا، تو واقعی بڑا ٹائم ضائع ہوتا ہے۔ ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور بالکل آپ اس پر جی Strict

restriction کریں اور اس پر آپ بھی Restrict رہیں اور ہم بھی اس پر جی کریں گے اپنے ٹائم پر اور جو منسٹرز بھی ہیں ہمارے، وہ سب آج بھی آئے ہوئے ہیں، یہ سارے ان شاء اللہ جن کے سوال ہوتے ہیں، وہ بھی آتے ہیں، اس سے پہلے ہم بیٹھتے ہیں، آدھا گھنٹہ پوری تیاری کر کے آتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، یہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اچھی بات ہے کہ اگر اس بات کو ہم پیش کرتے تو شاید ناگوار گزرتی، اچھا ہوا کہ انہوں نے یہ کر دیا۔ چونکہ یہ دونوں گاڑی کے پہیے ہیں اور ہم دونوں حصہ ہیں اس ایوان کا اور بڑی اچھی ان کی تجویز ہے تو میری یہ خواہش ہو گی کہ گورنمنٹ کی طرف بھی اور اب اس پر عملدرآمد ہو جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں ایک چیز جو ہے، آپ لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی ساری کارروائی اس وقت ویب سائٹ پر باقاعدہ ٹیلی کاسٹ ہو رہی ہے۔ جی ملک بہرام خان، پلیز۔

<u>جناب بہرام خان</u>: سپیکر صاحب، زہ خو میں تو اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ان سے بھی ایک وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہم ادھر آ جائیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر سپیکر صاحب منت کرتے ہیں ان کو کہ بھائی! پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہ کرو، اتنا لمبا نہ کرو کیونکہ سوالوں کا وقفہ ہے، سوالوں کا وقت ہے لیکن اگر یہ گزارہ کر لیں اور دوسری درخواست میری یہ ہے کہ آج یہ اسمبلی گواہ ہے کہ سب سے پہلے یہاں پر ہمارے چیف منسٹر صاحب آئے تھے، ہم تو آ رہے ہیں، ہم تو ادھر حاضر ہو رہے ہیں لیکن ان سے بھی درخواست ہے کہ یہ وقت پر آ جائیں اور یہ وعدہ کر لیں تو ان شاء اللہ ہم ان سے آگے ہونگے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایجنڈے پر آ جاتے ہیں جی، بہت ڈسکشن ہو گئی ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جناب شکریہ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وزراء کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 8 and 9: The honourable Minister for Information, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once. Mushtaq Ghani Sahib, please.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani (Special Assistant for Higher Education): Sir, I wish to move that Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances, and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وزراء کی تنخواہیں، مراعات واستحقاقات مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Information, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Miniters Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be passed. Mr. Mushtaq Ghani, please

Special Assistant for Higher Education: Sir, I beg to move that the Khybar Pakhtunkhwa Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ آف ہیومن رائٹس مجریہ 2014)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Mushtaq Ghani Sahib, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyebr Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be taken into consideration at once. Mr. Mushtaq Ghani, please.

Special Assistant for Higher Education: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! چې دا سې دوئ کوی نو دا سړے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: امنډمنټ، امنډمنټ راؤړئ جی، ان شاء اللہ دا به ټهیک شی۔

Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 16 stand part of the Bill, Long Title and Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ آف ہیومن رائٹس مجریہ 2014)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Higher Education, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be passed.

Special Assistant for Higher Education: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of Wednesday afternoon, dated 15-01-2014.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 15 جنوری 2014ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)